Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

27 رجب 1432 ہجری قمری - 30 احسان 1390 ہش - 30 جون 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

”تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اس کیلئے بن جاؤ۔
دُنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے
اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اس کیلئے بن جاؤ۔ دُنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دُنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے، اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مُراد لے کہ دُنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اُس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔

پس اگر انسان کی زندگی کا یہ مدّعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورونوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کیلئے کوئی خانہ اُس کے دل میں باقی نہ رہے تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلِب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کرے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کیلئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے تو اُسے بیکار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کُرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اُسے ایندھن ہی بنا لیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادتِ الٰہی ہے لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ۔ (الفرقان،۷۸)

میں نے ایک بار پہلے بھی بیان کیا تھا کہ میں نے ایک رؤیاء میں دیکھا کہ ایک جنگل میں کھڑا ہوں۔ شرقاً غرباً اس میں ایک بڑی نالی چلی گئی ہے اس نالی پر بھیڑیں لٹائی ہوتی ہیں اور ہر ایک قصاب کے جو ہر ایک بھیڑ پر مسلط ہے، ہاتھ میں چھری ہے۔ جو انہوں نے اُن کی گردن پر رکھی ہوتی ہے اور آسمان کی طرف منہ کیا ہوا ہے۔ میں اُن کے پاس ٹہل رہا ہوں۔ میں نے یہ نظارہ دیکھ کر سمجھا کہ یہ آسمانی حکم کے منتظر ہیں۔ تو میں نے یہی آیت پڑھی قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ۔ یہ سنتے ہی اُن قصابوں نے فی الفور چھریاں چلا دیں اور یہ کہا کہ تم ہو کیا؟ آخر گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔

غرض خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پروا کرتا ہے اور اس کی بقاء کو عزیز رکھتا ہے اور جو اُس کی مرضی کے برخلاف چلے وہ اُس کی پروا نہیں کرتا۔ اور اُس کو جہنم میں ڈالتا ہے، اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے باہر کرے۔ جیسے کلوروفارم نیند لاتا ہے اسی طرح شیطان انسان کو تباہ کرتا ہے اور اسے غفلت کی نیند سلاتا ہے اور اسی میں اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 118-119 طبع 2003)

”میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ (سورۃ فاطر:۱۱) خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں لیکن فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا دیا ہے کَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الروم:۴۸) مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور لَنۡ یَّجۡعَلَ اللّٰہُ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَبِیۡلًا (النساء:۱۴۲) اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا، اس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے ورنہ عرب تو نرے لکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کیلئے نازل کئے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 114 طبع 2003)

......☆......☆......

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اُمت مسلمہ کا امام کُل

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ''خیر اُمت'' کے جلیل القدر خطاب سے سرفراز فرمایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک مسلمان قرآن مجید کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل پیرا رہے وہ ساری دنیا میں خیر اُمت رہے۔ اسلام کی ترقی اور فلاح و بہبود کا ذریعہ رہے۔ مگر جب مسلمانوں نے قرآن مجید کے احکامات سے رو گردانی اختیار کی اور احکام الٰہی کو پس پشت ڈالنا شروع کیا تو وہ اخلاقی و عملی تنزل کے گڑھوں میں گرنے لگے۔ آج مسلمانوں کی پستی اور تنزل کی انتہا ہو چکی ہے۔ دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے 50 سے زائد اسلامی ممالک نظر آئیں گے مگر تقریباً سارے کے سارے اسلامی روح سے عاری اور مشکلات و مصائب میں گھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک پاکستان کا اپنا درد ہے تو عرب ممالک اپنی پریشانی میں مبتلاء ہیں۔

مسلمانوں کی عملی حالت کا مشاہدہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ حقیقی اسلام ثریا ستارہ پر چلا گیا ہے۔ مسلمان ذاتوں، قوموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ قوم زوال و انحطاط، ضعف و پژمردگی اور ذہنی و فکری افلاس و شکست خوردگی کا شکار ہے۔ قوم کے نام نہاد مذہبی و سیاسی لیڈر اپنی روٹیاں سیکنے کے چکر میں نظر آتے ہیں اور اپنے مفاد پر قوم کے مفاد کو قربان کرنے میں ذرہ برابر دریغ محسوس نہیں کرتے۔ قوم کی بدحالی کا رونا مفکرین وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں مگر حقیقی علاج کیطرف کسی کا دھیان نہیں ہے۔ اس کڑی میں تازہ نام غلام نبی کشافی، آنچار سرینگر کا نظر آتا ہے۔ آپ اپنے مضمون ''کیا واقعی مشرق و مغرب میں قبول اسلام کی لہر ہے؟'' میں اُمت مسلمہ کی بدحالی اور فکری تنزل کا ذکر کرتے ہوئے ایک امام کل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''علامہ اقبال کے ان الہامی نوعیت کے اشعار پر غور کرنے سے یہ حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ موجودہ دور کے مسلمان اپنے اعمال و عقائد کے اعتبار سے سخت بگاڑ کے شکار ہیں بلکہ ان کے اندر فرقہ بندی کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہیں ذاتوں کے اختلاف نے انہیں بکھر کر رکھ دیا ہے تو کہیں مسلکی اختلاف نے ان کے شیرازہ سکون و تمنا کو پارہ پارہ کر دیا ہے ایسا لگ رہا ہے کہ **اب اُمت مسلمہ کو امام کُل کی حیثیت رکھنے والے ایک قائد کی ضرورت ہے۔** لیکن امت مسلمہ کی جو اس وقت ابتر صورت حال ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس طرح کے قائد کا ابھی کہیں پر وجود نہیں ہے جو امت مسلمہ کو پھر سے جوڑے اور دعوتی مشن کے طور پر پوری دنیا پر حاوی ہو جائے۔ شاید کسی شاعر نے اس پس منظر میں یہ اشعار کہے ہوں گے۔

اسلام کی خوشی کوئی پامال کر گیا	دریائے انبساط چڑھا تھا اُتر گیا
شیرازۂ سکون و تمنا بکھر گیا	وہ دن گذر گئے وہ زمانہ بدل گیا
یا الٰہی ہو امامِ وقت کا جلدی ظہور	قافلہ اسلام کا بے تاج و بے سر ہو گیا

(بحوالہ رسالہ الحیات: مارچ ۲۰۱۱ صفحہ ۶۹)

قارئین! غلام نبی کشافی صاحب کی امام کل کی خواہش کا اظہار آپ کے سامنے ہے۔ آپ اُمت کے زوال و انحطاط کا ذکر کر رہے ہیں اور اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ ''اب امت مسلمہ کو امام کل کی حیثیت رکھنے والے ایک قائد کی ضرورت'' ہے مگر اس کے وجود کا آپ کو کہیں علم نہیں ہے۔

ایک طرف انتظار و یاس سے لبریز اُمت مسلمہ کے امام کی تلاش ہے تو دوسری جانب ہمیں امام الزمان کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے۔ کشافی صاحب اور دیگر مسلمان جس امام کل کی تلاش میں سرگرداں اور ضرورت کو محسوس کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ہیں۔ اُمت ایک امام کی تلاش میں ہے مگر امام الزمان کی آواز پر اپنی کوتاہ فہمی اور تعصب کے سبب توجہ نہیں دے رہی۔ کشافی صاحب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اُمت مسلمہ کا امام کل ظاہر ہو چکا ہے۔ جس نے اعلان فرمایا کہ:۔

''اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دی گئی ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ **امام الزمان میں ہوں** اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے۔ اور ایسے وقت میں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔۔۔

اسی طرح آپ علیہ السلام نے ساری دنیا کے سامنے تحدی کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے امام الزمان بنا کر نشانات سے سرفراز فرمایا ہے اور آپ نے ساری دنیا کو اپنے نشانات کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے خاص طور پر اپنے چار طرح کے نشانات کو پیش فرمایا اور اعلان کیا کہ

میں یہ نہیں کہتا کہ پہلے نشانوں پر ہی ایمان لاؤ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر میں حَکَم نہیں ہوں تو میرے نشانوں کا مقابلہ کرو۔ میرے مقابل پر جو اختلاف عقائد کے وقت آیا ہوں اور سب بحیثیت حَکَم ہیں۔ صرف حَکَم کی بحث میں ہر ایک کا حق ہے جس کو میں پورا کر چکا ہوں۔ خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۲) میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔

(ضرورت الامام صفحہ نمبر ۲۷ تا ۲۹)

کشافی صاحب! آپ ابھی تک اُمت مسلمہ کے امام کل کی تلاش اور ضرورت پر زور دے رہے ہیں مگر ہماری آپ سے درخواست ہے کہ جس امام الزمان کی آپ کو تلاش ہے اُس کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ باوجود انتہائی مخالفت اور فتویٰ تکفیر کے آپ کی جماعت دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اس بات کا اقرار خود کشافی صاحب آپ کو بھی ہے۔ کشافی صاحب سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا نعوذ باللہ مفتری و کاذب خدا کے حضور مقبول ہوتے ہیں اور ترقی کے نئے سے نئے زینے طے کرتے ہیں۔ سوچئے اور غور کیجئے۔ حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام اپنی مخالفت کئے جانے کو بطور صداقت کے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں، کذاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اُس نے میری تائید میں ظاہر کئے، دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افتراء اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے چاہیئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۵۰ سن اشاعت ۲۰۰۳ مطبوعہ قادیان)

کشافی صاحب آپ لکھتے ہیں کہ امام کل کی حیثیت رکھنے والے ایک قائد کی ضرورت ہے مگر اس طرح کے قائد کا ابھی کہیں پر وجود نہیں ہے۔ ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ میں الحمد للہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا سلسلہ جاری ہے اور امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں خلیفہ کا مبارک وجود موجود ہے۔ اور یہ وہ عظیم خلافت ہے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حقیقی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں اکیلے آپ ہی اُمت مسلمہ کے امام کل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کی اطاعت کو ساری دنیا کے مختلف اقوام کے افراد فخر محسوس کرتے ہیں۔ کیا گورے۔ کیا امریکن کیا کالے۔ کیا افریقن کیا ایشیائی اور کیا عرب ممالک کے باشندے۔ آپ کو اُمت مسلمہ کا امام کل تسلیم کرتے ہیں۔ امام کل کی اطاعت کا نتیجہ ہے کہ آج احمدیہ مسلم جماعت باوجود قلیل ہونے کے الحمد للہ دعوت اسلام کا عظیم الشان فریضہ انجام دے رہی ہے اور اس بات کا اقرار آپ کو بھی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ کشافی صاحب تعصب سے دور ہو کر ٹھنڈے دل سے امت مسلمہ کے امام کل کی صداقت پر غور کریں۔ خدا تعالیٰ آپ پر صداقت آشکار فرمائے۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

حدیث نبوی ﷺ

ترجمہ: ''حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔'' (مسند احمد صفحہ ۴/ ۲۷۳ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

خطبہ جمعہ

بہت سے سعید فطرت ہیں جنہوں نے خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو معلوم کرنے کے لئے رہنمائی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی اور بعض سعید فطرت ایسے ہیں جو نیکی کی تلاش میں رہتے ہیں ان کی اللہ تعالیٰ ویسے بھی رہنمائی فرمادیتا ہے۔

دنیا کے مختلف علاقوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کی خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

مکرم احمد با کیر صاحب (سیریا)، مکرم تامر الراشد صاحب (سیریا)، مکرم محمد مصطفیٰ رعد صاحب (سیریا) اور مکرم لطف الرحمٰن شاکر صاحب (جرمنی) کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/اپریل 2011ء بمطابق 29/شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی بعض کتب میں اپنے مسیح و مہدی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے حق کی تلاش کرنے والے علماء و صلحاء اور عوام الناس کو اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ بلا وجہ تکفیر کے فتوے لگانے یا عوام الناس کو بغیر سوچے سمجھے علماء کے پیچھے چلنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی ایک کتاب ''نشانِ آسمانی'' میں یہ طریق بھی بتایا ہے کہ توبۃ النصوح کر کے رات کو دو رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین پڑھے، دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے کہ تُو پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، اس شخص کے بارے میں مجھ پر حق کھول دے۔

پھر اس میں آپ نے دوبارہ یہ تاکید فرمائی ہے کہ اپنے نفس سے خالی ہو کر یہ استخارہ کرنا شرط ہے۔ لیکن اوّل تو توبۃ النصوح ہی بہت بڑی کڑی شرط ہے۔ اس پر عمل ہی کوئی نہیں کرتا اور خاص طور پر علماء تو بالکل ہی نہیں کر سکتے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر دل بُغض سے بھرا ہوا اور بدظنی غالب ہو تو پھر شیطانی خیالات ہی آئیں گے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بہت دعا کرتے ہیں ہمیں تو کوئی سچائی نظر نہیں آئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر دل میں ہی کینہ بھرا ہوا ہے، بُغض بھرا ہوا ہے تو پھر شیطان نے رہنمائی کرنی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ رہنمائی نہیں کرتا۔ (ماخوذ از نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 400,401)

اسی طرح علماء اور صلحاء کو خاص طور پر اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنے کی تجویز دی۔ (ماخوذ از کتاب البریہ روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ 364)

لیکن بُغض سے بھرے ہوئے علماء اس تجویز پر کبھی عمل نہیں کرتے اور عوام الناس کو بھی اپنے ساتھ ڈبو رہے ہیں۔ بہرحال اس کے باوجود بہت سے سعید فطرت ہیں جو اس نسخے کو آزماتے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی رہنمائی فرمائی اور اس کے علاوہ بعض سعید فطرت ایسے ہیں جو نیکی کی تلاش میں رہتے ہیں اُن کی اللہ تعالیٰ ویسے بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ بہرحال اس زمانے میں بھی آج کل بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اُن لوگوں کی رہنمائی فرماتا چلا جا رہا ہے جو حق کی تلاش میں سنجیدہ ہیں۔ اس وقت مَیں ایسے ہی لوگوں کے چند واقعات پیش کروں گا۔

تبشیر کی رپورٹ کے مطابق جو عربی ڈیسک نے اُن کو دی کہ اس ماہ اپریل کے اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں ایم۔ٹی۔اے تھری پر جو عربی پروگرام آتا ہے اس میں ایک مصری دوست مکرم عبدہ بکر محمد بکر صاحب نے فون کر کے بتایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق استخارہ کیا اور یہ دعا کی تو اُسی رات رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اپنے ایک سلفی رشتے دار کو اپنے ہاتھ کی انگلی ہوا میں لہراتے ہوئے بڑے جوش سے کوئی بات کہہ رہا ہوں لیکن میرے الفاظ مجھے سنائی نہیں دیتے۔ جب مَیں خواب سے بیدار ہوا تو اگلے دن پھر اسی طریق پر دعا کی اور ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ اے اللہ! مجھے کوئی واضح چیز دکھا جس سے انشراحِ صدر ہو جائے۔ چنانچہ مَیں نے دوبارہ وہی رؤیا دیکھا کہ مَیں اپنے اُسی رشتے دار کے سامنے کھڑا ہوں اور اپنے ہاتھ کی انگلی لہراتے ہوئے تین بار کہتا ہوں کہ وَاللّٰهِ الْعَظِيْم۔ اِنَّ الْجَمَاعَةَ الْاَحْمَدِيَّةَ جَمَاعَةُ الْحَقِّ۔ یعنی خدائے عظیم کی قسم ہے کہ جماعت احمدیہ ہی سچی جماعت ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ ایک دن دعا کر کے نہ بیٹھ جاؤ بلکہ کم از کم اس سنجیدگی سے دو سے تین ہفتے یا زیادہ دعا کرو۔ جب اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہو تو اللہ تعالیٰ ایک وقت میں رہنمائی فرمائے گا۔

(ماخوذ از نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 401)

پھر ہمارے امریکہ کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ عبدل سلیم صاحب پچیس، تیس سال پہلے فجی سے لاس انجلیس امریکہ آئے تھے اور عیسائی ماحول ہونے کی وجہ سے عیسائیت قبول کر لی مگر بعد ازاں ایک مسلمان کی تبلیغ سے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا۔ کہتے ہیں اُن کی دوستی خاکسار (یعنی ہمارے جو مبلغ ہیں انعام الحق کوثر اُن) سے ہو گئی اور یہ ہماری مسجد میں آنے لگے۔ انہیں احمدیت کے متعلق تفصیل بتائی۔ مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا اور یہ مشورہ دیا کہ وہ دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور دعائے استخارہ کا مسنون طریقہ بتایا۔ چنانچہ انہوں نے استخارے کی دعا کی اور خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نظر آئے۔ اگلے روز وہ حسبِ عادت غیر احمدیوں کی مسجد میں گئے۔ وہاں عرب سے کوئی شَیخ آئے ہوئے تھے۔ اُس شَیخ نے حاضرین کو سوال کرنے کی دعوت دی تو عبدل سلیم صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ قرآن و حدیث کے مطابق یہ زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ہے۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی کہ اے خدا! تو مجھے بتا۔ کیا امام مہدی آ گئے ہیں؟ اور اگر آ گئے ہیں تو کون ہیں؟ تو کہتے ہیں مَیں نے اُن کو بتایا کہ میری خواب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آئے۔ اس پر شیخ نے کہا کہ یہ شیطانی خواب ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں۔ تم کثرت سے تعوّذ پڑھو اور دُرود شریف پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پھر دعا کی۔ کثرت سے درود شریف پڑھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو خواب میں نظر آئے۔ چنانچہ یہ پھر دوبارہ شَیخ کی مجلس سوال و جواب میں گئے اور وہاں ذکر کیا۔ اُس شَیخ نے پھر کہا کہ یہ شیطانی خواب ہے۔ عبدل سلیم صاحب نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ رات کو مَیں کثرت سے تعوذ پڑھتا ہوں۔ درود شریف پڑھتا ہوں۔ پھر دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! تو مجھے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتا۔ مگر بقول آپ کے

خدا تعالیٰ مجھے جواب نہیں دیتا مگر صرف شیطان جواب دیتا ہے۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ یہ جواب سن کر مسجد میں شور مچ گیا اور انہوں نے کہا اس کو یہاں سے باہر نکالو۔ یہ کافر ہے۔ یہ پلید ہے۔ کہتے ہیں یہاں تک کہ عورتوں کی طرف جو سائڈ سکرین تھی، وہاں سے بھی سکرین پیٹی جانے لگی کہ اسے باہر نکالو۔ یہ کافر ہے۔ بہرحال یہ کہتے ہیں مَیں وہاں سے اُٹھ کر آ گیا اور یہ سارا واقعہ انہوں نے ہمارے مبلغ کو سنایا اور پھر کہا کہ اب مجھے شرحِ صدر ہو گئی ہے کیونکہ شَیخ کے پاس تو اس کا کوئی جواب نہیں اور اب میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے

بیعت کی۔جس دن بیعت کی تو اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مکمل طور پر خواب میں اُن پر ظاہر ہوئے اور اُن کو سلام کیا اور مصافحہ کیا اور احمدیت قبول کرنے پر مبارکباد دی۔اور کہتے ہیں اگلے دن مَیں بڑا خوش تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے اس طرح مَیں نے مصافحہ کیا۔تو یہ لوگ جو گزشتہ ایک سو بیس سال سے شیخ ہیں یا نام نہاد علماء ہیں، اسی طرح عوام الناس کو، مسلمانوں کو ورغلاتے چلے جا رہے ہیں۔اور آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے یہ الفاظ بڑی شان سے پورے ہو رہے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں اور آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا ہے اور میری جماعت کو بڑھایا ہے‘‘۔ (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 249,250)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوہ والسلام گو اپنے وجود کے ساتھ ہم میں موجود نہیں لیکن جماعت کا بڑھنا، آپ کا لوگوں میں خوابوں کے ذریعے سے آ کے اپنی سچائی ثابت کرنا یہی زندگی کا ثبوت ہے۔

پھر انڈونیشیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ڈیڈی سناریہ (Dedi Sunarya) صاحب جماعت احمدیہ سیانجوڑ (Cianjur) ویسٹ جاوا کے ممبر ہیں۔ان تک جماعت کا پیغام 2006ء تک پہنچ چکا تھا۔انہوں نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔اُن کی پسندیدہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی معرکۃ الآراء کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ تھی۔ وہ کہتے ہیں بارہا اس کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی انہیں احمدیت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ تھی۔ایک دن انہیں کہا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے استخارہ کریں۔چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتے رہے اور فروری 2008ء میں انہوں نے خواب میں ایک زبان میں ایک جملہ سُنا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’اگر تم وہاں جانا چاہتے ہو تو پہلے تمہیں مضبوط ہونا ہوگا‘‘ اس کے بعد جلد ہی اُنہیں ایک اور خواب آئی جس میں اُنہیں کہا گیا کہ وہ چالیس دن روزے رکھیں۔ان روزوں میں اُنیسویں اور اکیسویں رات انہیں کشف دکھایا گیا جس میں ایک سفید لباس میں ملبوس شخص یہ کلمات دہرا رہا تھا کہ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔احمدیت سچی ہے، تمہیں یقیناً لیلۃ القدر حاصل ہوگئی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں۔ کہتے ہیں یہ کشف مجھے کئی مرتبہ ہوا۔بالآخر 2008ء میں انہوں نے اپنی اہلیہ سمیت احمدیت قبول کر لی اور اس کے بعد کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مشکلات کو انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔

کینیڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سینٹ تھامس (اونٹاریو) کے رہائشی ایک مقامی لوکل شخص بل روبنسن (Bill Robinson) تھے جو بڑے پُر جوش عیسائی تھے۔لیکن رفتہ رفتہ عیسائیت سے بیزار ہوگئے اور خدا سے دعا کرنے لگے کہ اے خدا! صحیح راستہ مجھے دکھا۔کہتے ہیں ایک شب نہایت شدت سے مَیں نے دعا کی کہ اگر خدا موجود ہے تو مجھے صحیح راستہ دکھا۔صبح کو اُس نے دیکھا کہ اس کے میل باکس میں جماعت احمدیہ کا پمفلٹ پڑا ہوا ہے۔بل نے اُسے خدائی نشان سمجھتے ہوئے جماعت سے رابطہ کیا اور مارچ 2011ء میں بیعت کر لی۔اُن کا کہنا تھا کہ مسلمان ہونے کے بعد جب وہ نہائے تو محسوس کیا کہ اُن کے سارے گناہ دُھل کر بہہ گئے ہیں اور وہ نئے انسان بن گئے ہیں۔تو جو نیک فطرت ہیں اُن کو معجزوں کی کثرت کی ضرورت نہیں رہتی۔اُنہوں نے صرف اپنے پوسٹ باکس میں ایک پمفلٹ دیکھ کے اس کو بھی خدائی تائید سمجھتے ہوئے احمدیت کا مطالعہ کیا اور پھر احمدیت قبول کر لی۔

پھر قزاقستان سے وہاں کے ہمارے مقامی معلم روفات توکاموف صاحب لکھتے ہیں کہ گل سیزم آئمہ کینا صاحبہ نے 2010ء میں بیعت کی۔اس سے قبل وہ صوفی ازم سے منسلک رہیں۔اُن کا پہلا سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھا۔وہ عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے بارے میں ہم سے سُن کر بہت حیران ہوئیں۔اُس نے بتایا کہ جماعت میں داخل ہونے سے تقریباً تین چار ماہ پہلے اُس نے خواب دیکھا کہ گویا کسی نے بورڈ پر عربی زبان میں کچھ لکھا ہے جسے وہ نہ پڑھ سکیں۔تاہم اُس کا مفہوم اُسے یہ بتایا گیا کہ امام مہدی آپ کے درمیان موجود ہے۔اس کے تقریباً دو ہفتے بعد اُس نے وہاں ایم۔ٹی۔اے پر جلسہ سالانہ جرمنی میں مجھے خطاب کرتے ہوئے دیکھا تو اُس پر بڑا گہرا اثر ہوا۔وہ کہتی ہیں مجھے پہلے ہی دکھایا گیا تھا کہ امام مہدی آچکے ہیں اور امام مہدی کی باتیں ہو رہی ہیں۔اُس کے بعد اُس نے احمدیت قبول کر لی۔

سیرالیون کے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ کینیما ڈسٹرکٹ کے بنڈوما (Gbandoma) گاؤں میں ڈاکٹر تامو صاحب مشنری صالح لہائے صاحب اور معلم مصطفیٰ فوفانا، تینوں داعیانِ الی اللہ تبلیغ کے لئے گئے۔تبلیغ کرنے کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے الحاجی مصطفیٰ تامو کو استخارہ کرنے کا طریق بتایا کہ اس طرح آپ احمدیت کی صداقت معلوم کر سکتے ہیں۔اگلی صبح الحاجی مصطفیٰ تامو صاحب جو ابھی احمدی نہ تھے۔انہوں نے مسجد میں نمازِ فجر کے بعد خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر حق کھول دیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رات خواب میں دیکھا کہ وہ بائیسکل پر شہر جانا چاہتے ہیں۔(اب افریقنوں کو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کو سمجھ نہیں آتی اور ہم زیادہ ترقی پسند، ترقی پذیر اور علم دوست ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے جب رہنمائی فرمانی ہو، جس کو ہدایت دینی ہو، اُس کے لئے چھوٹی سی چیز میں ہی ایک رہنمائی فرما دیتا ہے جو سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں۔اور یہ دیکھیں کہتے ہیں کہ خواب میں دیکھا کہ) بائیسکل پر شہر جانا چاہتے ہیں اور ان کے پاس بھاری سامان ہے۔فکر مند ہیں کہ کس طرح بھاری سامان لے کر شہر پہنچیں؟ اتنے میں ایک لڑکے نے آ کے پیغام دیا کہ تمہارا بھائی صالح (جو ہمارے معلم ہیں) تمہیں بلا رہے ہیں کہ تم میرے ساتھ گاڑی پر آ جاؤ۔مَیں نے جب پیچھے مُڑ کر دیکھا تو میرا بھائی صالح جو احمدی ہے ایک خوبصورت پگڑی پہنے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ آؤ کار پر چلیں۔انہوں نے کہا کہ انہوں نے فوراً سمجھ لیا کہ میری مشکلات سے نجات احمدیت میں ہی ہے۔اور حقیقی عزت اسی میں ہے۔اس خواب بیان کرنے کے بعد وہ آئے کہ میری بیعت لے لیں۔

شام سے ہمارے ایک دوست ہیں یاسر برہان الحریری صاحب۔ وہ کہتے ہیں مَیں نے اپنے کزن رتیب الحریری صاحب سے جماعت کا ذکر سنا تو سنتے ہی میرے دل میں حق راسخ ہو گیا اور مَیں بیعت کرنے پر بھی رضامند ہو گیا۔دو روز قبل مَیں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے حق کے بارے میں کھول کر بتا دے اور پھر اس کی اتباع کی توفیق عطا فرما۔کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ مَیں ایک اَن پڑھ انسان ہوں۔مَیں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچے چلا جا رہا ہے۔مَیں کافی دور تک اُس کے ساتھ چلتا رہا۔پھر پوچھا کہ تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟ اُس نے کہا کچھ دیر بعد تم خود ہی دیکھ لو گے۔چنانچہ مَیں نے آگ کے بلند شعلے اور بہت کثرت سے لوگ دیکھے۔یہ دیکھ کر مَیں نے خوفزدہ ہوتے ہوئے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اُسی وقت آسمان سے نور نازل ہوا اور جب مَیں نے اُسے دیکھا تو اُس شخص کو کہا کہ اب مَیں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔کیونکہ اس نور کو دیکھ کر مجھے راحت و اطمینان اور سکینت مل گئی ہے۔اس رؤیا کے بعد مجھے انشراحِ صدر ہو گیا۔الحمدللہ اُس کے بعد بیعت کر لی۔

مکرمہ رنا محمد البواعنہ صاحبہ اُردن کی ہیں۔یہ کہتی ہیں کہ میرا جماعت سے تعارف اپنے خاوند کے ذریعے ہوا۔انہوں نے تین سال ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کے بعد چند ماہ قبل بیعت کر لی تھی۔مَیں نے بیعت کے بعد اپنے میاں میں خدا تعالیٰ سے تعلق میں نمایاں تبدیلی دیکھی۔اُن کی دعا کا انداز اور نمازوں کی پابندی اور خشوع و خضوع نمایاں طور پر بدل گیا۔وہ مجھ سے بھی جماعتی عقائد کی بات گاہے بگاہے کرتے اور مجھے امام الزمان کی کتابوں کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے رہے۔خصوصاً ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پڑھنے کے لئے دی جو مجھے بہت پسند آئی اور اس کے بعد مَیں نے عربی کتاب ’’التبلیغ‘‘ کا مطالعہ کیا اور وہ بھی بہت عمدہ تھی۔اس پر مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور انشراحِ صدر کے لئے دعا کی۔چنانچہ مجھے بہت سی خوابیں آئیں جن میں سے ایک یہ تھی۔کہتی ہیں مَیں نے دیکھا کہ میرے میاں مختلف رنگوں کے گلاب کے پھولوں سے سجے ہوئے ایک اونچے ٹیلے پر کھڑے ہیں اور آپ کے ساتھ بہت زیادہ لوگ موجود ہیں جو بہت خوش ہیں۔جبکہ مَیں نیچے پستی میں کھڑی ہوں اور اُن کی طرف دیکھ رہی ہوں اور خواہش کرتی ہوں کہ اُن کے ساتھ مل جاؤں۔چنانچہ مَیں نے اُن کی طرف چڑھنا شروع کیا۔اوپر کی طرف راستہ بہت خوبصورت اور ہر طرف سے سبز و شاداب اور دیدہ زیب رنگ برنگے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔جب میں اوپر چڑھتے چڑھتے تھک جاتی تو مختلف پھولوں سے سجائے ہوئے بہت دلکش گھڑوں سے پانی پیتی جو بہت شیریں اور اس قدر مزے دار تھا کہ اس جیسا مَیں نے پہلے کبھی نہیں پیا۔کہتی ہیں اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ جو کچھ حضرت اقدس

مسیح موعود علیہ الصلوہ والسلام نے بیان فرمایا ہے وہی حقیقی رنگ میں اسلام کی دلکش اور خوبصورت تعلیم ہے۔لہٰذا مَیں نے اپنے میاں سے کہا کہ میری بیعت بھی ارسال کر دیں۔

پھر الجزائر کی ایک فتیحہ صاحبہ ہیں۔وہ کہتی ہیں مَیں نے ایم۔ٹی۔اے کے بہت سے پروگرام دیکھنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک بہت بڑی جماعت میں شامل ہوں جس کی رہنمائی (میرا لکھا کہ) خلیفۃ المسیح الخامس اپنے روایتی لباس میں کر رہے ہیں۔اور ایک مسجد کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں جس کے دروازے کھلے ہیں اور اس مسجد کے اندر نور چمک رہا ہے۔اس خواب کے بعد 9/فروری 2010ء کو کہتی ہیں مَیں نے بیعت ارسال کر دی اور بڑی شدت سے جواب کا انتظار کرنے لگی۔اُسی رات مَیں نے دیکھا کہ میں ایک فریم کئے ہوئے آئینے میں دیکھ رہی ہوں۔اچانک مجھے اپنی شکل فریم میں نظر آنے لگی اور وہ شکل بہت چمکدار، روشن تھی۔مَیں نے زندگی بھر اپنی شکل اتنی خوبصورت نہیں دیکھی۔پھر اچانک وہ تصویر غائب ہوگئی اور آئینہ میں میری بچپن کی تصویر اسی طرح روشن اور نہایت خوبصورت شکل میں ظاہر ہوئی۔مَیں اُسے دیکھ کر خواب میں بہت زیادہ خوش تھی اور اچانک مَیں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو میرا ایک اسسٹنٹ نظر آیا جس نے کہا کہ دیکھو، احمدیت کے آثار کس طرح میرے اندر منعکس ہو رہے ہیں۔

محمد یحیٰ سیہوب الجزائر کے ہیں۔کہتے ہیں مَیں نے چند ماہ قبل بیعت کی توفیق پائی۔اس کا سہرا میرے بیٹے سلیم کے سر ہے جسے مختلف چینل دیکھنے کا شوق ہے۔اور اسی تلاش میں اُسے ایم۔ٹی۔اے مل گیا جہاں پروگرام حوارِ مباشر جاری تھا۔چنانچہ اس نے کئی پروگرام دیکھے اور پروگرام کے درمیان فون بھی کئے اور عربی ویب سائٹ پر موجود مواد کا مطالعہ بھی کیا۔جب کوئی بات خلافِ شریعت نظر نہ آئی اور واضح دلائل سنے تو بیعت کر لی۔لیکن مَیں نے بیعت سے قبل استخارہ کیا اور خدا تعالیٰ سے التجا کی کہ مجھے اس شخص یعنی سیدنا احمد علیہ السلام کی حقیقت بتا دے۔تو مَیں نے خواب میں کچھ لوگوں کو اُن کے گھروں میں دیکھا کہ وہ شدید آندھی کا سامنا کر رہے ہیں۔وہ اپنے گھر کے باہر والے اُس پردہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں جو باہر سے اُن کے برآمدے کو ڈھانکتا

ہے لیکن وہ اُسے پکڑ نہیں سکتے اور پردہ اوپر ہوا میں اُٹھ جاتا ہے اور وہ بے پردہ ہو جاتے ہیں اور گھر کے اندر سے چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔ اس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ جیسے حقیقت میں ایک بڑا زلزلہ برپا ہو گیا ہے۔ اس پر مَیں نے بے ساختہ ڈر کر نہایت مرعوب آواز میں کلمہ شہادت پڑھا اور دل کی گہرائیوں سے تین بار دہرایا۔ اس کے بعد سکون ہو گیا اور کہتے ہیں مَیں نے مؤذن کی آواز سنی اور یہ سب کچھ فجر سے پہلے ہوا۔ جب مَیں بیدار ہوا تو میری آنکھیں خدا تعالیٰ سے ڈر کی وجہ سے آنسوؤں سے تر تھیں۔ پھر نماز کے لئے اُٹھا تو میرا یہ ڈر ختم ہو گیا تھا اور سکینت میرے دل پر اترتی محسوس ہوئی۔ یہ کہتے ہیں کہ اس خواب سے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت مجھ پر واضح ہو گئی، سمجھ آ گئی کیونکہ مَیں دعا کر رہا تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل لبنان سے ایک دوست مکرم جمیل صاحب نے بیعت کی تھی۔ انہوں نے اپنی بہن یاسمین کو تبلیغ کرنی شروع کی لیکن وہ قائل نہ ہوتی تھی۔ آج انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اب اس نے ایک خواب کی بنا پر بیعت کا فیصلہ کیا ہے۔ لکھتی ہیں کہ ہفتہ کے روز نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے طلبِ ہدایت کے لئے بہت دعا کی۔ رات کو سونے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پڑھ رہی تھی۔ (بیعت تو نہیں کی تھی لیکن دشمنی ایسی بھی نہیں تھی کہ کتابیں نہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پڑھ رہی تھیں) اسی دوران نیند آ گئی اور خواب میں حضورِ انور کو بعض اَور لوگوں کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ حضور نے پوچھا کہ کیوں بیعت کرنا چاہتی ہو؟ مَیں نے عرض کیا کہ آپ کی باتیں درست اور معقول ہیں۔ اس لئے بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد خواب میں ہی بیعت کر لی۔ بیدار ہونے کے بعد محسوس ہوا کہ خواب حقیقت سے بھی زیادہ واضح تھی۔

محمود یحيٰ علی صاحب یمن کے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت جاننے کے لئے استخارہ کیا تو خواب میں آپؑ کو دیکھا کہ آپ خانہ کعبہ کے دروازے کے پاس ایک سفید شاخوں والے درخت کے پاس کھڑے ہیں جس کی بلندی تقریباً دو میٹر ہے اور کوئی کتاب پڑھ رہے ہیں، اس کے بعد آنکھ کھل گئی لیکن حضور کے الفاظ یاد نہیں رہے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد پھر مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خانہ کعبہ میں منبرِ رسول پر کھڑے خطاب فرما رہے ہیں۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد لوگوں کو جماعت کے افکار و عقائد کی تبلیغ میں نے شروع کی تو اُن کی طرف سے ہنسی مذاق کا نشانہ بننا پڑا۔ انہوں نے مجھے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم ذہنی مریض ہو گئے ہو۔ بعض نے بدزبانی کی۔ بعض نے بات کرنا ہی چھوڑ دی۔ لیکن الٰہی جماعتوں کے ساتھ تمسخر اور استہزاء تو لوگوں کی پرانی عادت ہے جس کا قرآنِ کریم میں بھی ذکر ہے۔ بہرحال میں نے مع اہلیہ و بچے بیعت کر لی۔

مکرم عبدالقاعد احمد صاحب یمن سے لکھتے ہیں کہ دو سال سے ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہا ہوں۔ اُن سارے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں جن کا جواب جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی کے پاس نہ تھا۔ پہلی دفعہ ایم۔ٹی۔اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر دل کو تسلی ہو گئی کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد متعدد مبشر خوابیں دیکھی ہیں۔ چند ایک عرض ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دیکھا کہ حضرت عزرائیل مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ تمہاری عمر ختم ہو چکی ہے۔ پھر مجھے ایک خوبصورت اور خوشنما جگہ پر لے گئے جہاں غیر عرب لوگ سفید لباس اور پگڑیاں پہنے ہوئے ہیں۔ پھر عزرائیل نے میرے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد مجھے بیہوشی کی سی کیفیت محسوس ہوئی (یہ خواب میں ہو رہا تھا) اور پھر کہتے ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی۔ غالباً اس سے مراد یہ تھی کہ جماعت احمدیہ سے تعارف کے بعد ایک پاک زندگی کی طرف میرا سفر شروع ہو گیا۔ خواب میں

مسیح الدجال کو دیکھا جو بیساکھیوں کے سہارے چل رہا تھا۔ مَیں نے بڑھ کر اس کی گردن توڑ دی۔ اس کی تعبیر میرے ذہن میں آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد مجھے اور میرے ایمان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ کہتے ہیں کچھ مدت کے بعد پھر خواب میں حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کو پیٹھ پھیر کر جاتے دیکھا اور اُس کی تعبیر یہ سمجھ آئی کہ اب مسیحی عقیدے کے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں اور ہم آپ کا نورانی چہرہ دیکھ رہے ہیں۔ آپ کا رنگ مرجان کے موتیوں کی طرح ہے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور حضور سے ملتے ہی آپ کے ہاتھ چوم کر مَیں رونے لگ گیا۔ آپ نے کمال شفقت سے فرمایا۔ ''آؤ نماز پڑھیں'' تب ہم نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

نائیجیریا سے ہمارے مبلغ ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ بینوے سٹیٹ (Benue State) کے ایک امام خالد شعیب صاحب سے ہمارے ایک معلم کا رابطہ قائم ہوا۔ اُن کو جماعت کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ اُن کی دلچسپی بڑھی اور یہ جماعت کے ہیڈ کوارٹر ابوجا آئے اور مبلغِ سلسلہ سے کافی سوال و جواب ہوئے۔ اور مزید عربی لٹریچر حاصل کیا۔ کچھ دنوں کے بعد امام صاحب نے بتایا کہ اب مجھے مکمل تسلی ہے اور مَیں نے ایک خواب بھی دیکھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نائیجیریا میں ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب فرما رہے ہیں۔ اور مَیں ہاؤسا زبان میں اس خطاب کا ترجمہ کر رہا ہوں۔ خطاب کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے دو قلم اور ایک کتاب عطا فرمائی۔ اس لئے اب میری تسلی ہے اور مَیں دل سے احمدی ہو چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی طرف سے ہی ہاؤسا زبان میں ایک خط تیار کیا جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جماعت کی کتابیں پڑھی ہیں جس میں ''اَلْمَسِیْحُ النَّاصری فی الھِند'' اور ''القولُ الصَّرِیح فِی ظھورِ المھدی والمَسِیح'' شامل ہیں۔ اور میں اس بات پر ایمان لا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ مسیح ہیں جن کا ہم انتظار کر رہے تھے۔ لہٰذا مَیں نے جماعت کو قبول کر لیا ہے۔ نیز خط میں لکھا ہے کہ باقی ائمہ کرام کو بھی اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اس جماعت کو قبول کر لیں۔ اور امام صاحب نے یہ بھی لکھا کہ انہوں نے اپنی طرف سے ''القولُ الصَّرِیح فِی ظھورِ المھدی والمَسِیح'' کا ہاؤسا زبان میں ترجمہ شروع کر دیا تھا لیکن چند روز قبل کہتے ہیں مَیں نے خواب دیکھی کہ ایک سفید آدمی جو سفید لباس میں ملبوس ہیں میرے پاس آئے اور کہا کہ پہلے ''اَلْمَسِیْحُ النَّاصری فی الھِند'' کا ترجمہ کریں۔ یہ میری کتاب ہے اور اس ترجمے کو، کوگی سٹیٹ (Kogi State) میں اپنے لوگوں تک پہنچائیں۔ لہٰذا مَیں نے اس کتاب کا ترجمہ شروع کر دیا ہے جو اَب مکمل ہونے والی ہے۔ کہتے ہیں میرے کئی شاگرد ہیں اُن تک بھی مَیں انشاء اللہ احمدیت کا پیغام پہنچاؤں گا۔

برکینا فاسو سے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معلم نے اپنے ایک زیرِ تبلیغ دوست زَیلا ابوبکر کو کہا کہ اگر تم جماعتِ احمدیہ کی سچائی پرکھنا چاہتے ہو تو مَیں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم روزانہ بلا ناغہ دو نوافل ادا کرو اور اس میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جماعتِ احمدیہ کی سچائی دریافت کرو۔ انشاء اللہ خدا تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور ایک دن زَیلا ابوبکر صاحب نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو سفید فام ہے آیا اور کہا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ لگتا تھا کہ وہ سفید فام زمین سے اوپر کی طرف کرسی پر ہے اور ہمیں بلا رہا ہے۔ زَیلا ابوبکر صاحب کہتے ہیں خواب میں خاکسار اور ہمارے گاؤں کا امام ساتھ تھے۔ جب اس سفید فام آدمی نے ہمیں اوپر چڑھنے کی دعوت دی تو خاکسار تیزی کے ساتھ اوپر چلا گیا اور امام صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ مَیں نہیں جاتا۔ جب اُن کو تصاویر دکھائی گئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہی تھے جو اِن کی خواب میں آئے تھے اور جو ہمیں ایمان لانے کی طرف بُلا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

محمود عیسیٰ صاحب شام کے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا ایم۔ٹی۔اے سے تعارف میرے ایک کزن کے ذریعے ہوا جو ڈاکٹر ہے اور مکذِبین میں شامل ہے۔ اُس نے بطور تمسخر بتایا کہ ایک شخص امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے اور اس کے متبعین ہر جگہ موجود ہیں اور اُس کی وفات پر سو سال گزر چکے ہیں۔ مَیں نے اُس سے ایم۔ٹی۔اے کے بارے میں معلومات لیں۔ شروع میں مجھے بہت دھکا لگا اور مایوسی ہوئی کہ امام مہدی آ کر چلا بھی گیا اور ہمیں کوئی خبر نہ ہوئی۔ جبکہ مَیں خاص طور پر انتظار کر رہا تھا کہ وہ آ کر اُمّتِ مسلمہ عربیہ کو آزادی دلائیں۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ شخص امت کو آزاد کرانے والا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس کی کسی نے بیعت نہیں کی۔ بہرحال میں نے اپنے کزن سے کہا کہ شاید یہ لوگ سچے ہوں لیکن اس نے میری بات نہیں سنی۔ لکھتے ہیں کہ مَیں کوئی صالح انسان نہیں۔ کوئی نیک انسان نہیں ہوں۔ بلکہ مَیں لامذہب آدمی تھا۔ نماز بھی نہ پڑھتا تھا اور شراب بھی پی لیتا تھا لیکن اس کے باوجود مجھے ہمیشہ حق و عدل کی تلاش رہی۔ چار سال قبل مَیں نے خواب میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ اپنے خیمے میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے گرد صحابہ کرام جمع ہیں۔ مَیں نے آگے ہو کے دیکھا تو ایک چمکتے دمکتے چہرے والا انسان ہے۔ جب مَیں نے اردگرد کے لوگوں سے پوچھا کہ اس شخص کی تو داڑھی نہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ بعثت سے پہلے رسول کی شکل ہے۔ مَیں جب بیدار ہوا تو بہت خوش تھا۔ پھر دو سال قبل جب مَیں نے ایم۔ٹی۔اے دیکھنا شروع کیا تو پتہ چلا کہ وہ شکل جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی وہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ مَیں نے بڑے تعجب سے اپنی بیگم کو بتایا کہ فرق یہ تھا کہ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

حضور کی داڑھی ہے۔ باقی شکل وہی تھی۔ کہتے ہیں مَیں نے بیعت میں تاخیر اس لئے کی کہ میرے اعمال اچھے نہیں تھے اور مَیں جماعت میں شامل ہو کر جماعت کو بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ سوچ ہے نئے آنے والوں کی اور یہ لمحہ فکریہ ہے ہم پرانوں کے لئے بھی۔ کہتے ہیں مَیں ایک لبنانی رسالہ ''عشتر وت'' میں لکھتا ہوں اور شعر بھی کہتا ہوں۔ میرا ارادہ تھا کہ دیوان نشر کروں۔ لیکن جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پڑھے ہیں میری زندگی کلیۃً بدل گئی ہے۔ آپ کے شعر غیر معمولی ہیں۔

قرغزستان سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں۔ ایک نوجوان تنچ تک (Tinchtik) صاحب ہیں۔ اپنا واقعہ وہ تنچ تک صاحب خود بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں کچھ عرصے سے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا لیکن تاحال بیعت کے لئے شرح صدر نہیں تھا۔ انہی ایام میں ایک رات خاکسار نے خواب دیکھا کہ چھت پر ایک کالی شبیہ نظر آتی ہے۔ اُس وقت مَیں فوراً سورۃ فاتحہ اور لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتا ہوں۔ اُس کے بعد خواب میں مجھے ایک سفید صاف ورق دکھایا جاتا ہے جس کے اوپر عربی میں کچھ لائنیں لکھی ہوئی ہیں۔ اُن کو پڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کے فوراً بعد دیکھتا ہوں کہ بائیں طرف اوپر کونے میں رشین میں لکھا ہوا تھا'' اسلام حقیقی دین'' اور اونچی آواز آ رہی تھی کہ'' احمدیت حقیقی اسلام''۔ اس خواب کے بعد میرا دل مطمئن ہو گیا اور مَیں نے فوراً بیعت کر لی۔

انڈونیشیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم رونی پسارونی (Roni Psaroni) جو کہ جماعت احمدیہ ویسٹ جکارتہ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے سے قبل خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک نورانی وجود دیکھا جس نے سر پر پگڑی بھی پہنی ہوئی تھی۔ اس خواب نے ان صاحب پر بڑا گہرا اثر چھوڑا۔ چند دن بعد یہ صاحب ایک دوست کے گھر گئے اور تصویر میں وہی وجود دیکھا جو انہیں خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس تصویر کے بارے میں پوچھا تو ان کے دوست نے بتایا کہ یہ تصویر امام مہدی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ہے۔ اس کے بعد رونی صاحب نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور ان کی اہلیہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات وہ درجنوں جماعتی کتب، چھوٹی چھوٹی کتابیں صرف دو دن میں پڑھ لیتے تھے۔ آخر 2008ء میں انہوں نے بیعت کی۔ اور گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں جو اکٹھی تین شہادتیں ہوئی ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی تھے۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ باسلہ ریجن کے گاؤں'' اِکوکو'' (Ikoko) میں ہمارے لوکل مشنری حسینی علیو صاحب کئی بار تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں کے امام مولوی عبدالصمد صاحب جماعت کے اشد مخالف تھے۔ وہاں بیعتوں کے حصول میں رکاوٹ بنتے تھے۔ اس امام سے بھی کئی بار بات چیت ہوئی لیکن وہ مخالفت پر قائم رہے۔ معلم علیو صاحب بتاتے ہیں کہ پھر تقریباً آٹھ مہینے سے ان مولوی صاحب سے رابطہ منقطع تھا۔ ایک دن صبح کے وقت مذکور مولوی صاحب نے فون کیا اور گاؤں آ کر ملنے کے لئے کہا۔ جب ان کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ رات خواب میں آپ کے اِمام خلیفۃ المسیح الخامس (میرا بتایا کہ وہ) آئے ہیں۔ اُن کو مَیں نے خواب میں دیکھا اور کہتے ہیں کہ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ جماعت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ الفاظ کئی بار دہرائے۔ تو کہتے ہیں مَیں رعب کی وجہ سے اُن کے سامنے کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اس میں مجھے سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ واضح نشان ہے کہ احمدیت سچی ہے، قبول کر لو۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے مخالفت چھوڑ دی اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی جماعت کی طرف مائل کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سب کو لے کر انشاء اللہ میں جماعت میں شامل ہوں گا۔ بہرحال ان کی مخالفت چھوڑنے کی وجہ سے وہاں بیعتیں بھی ہوئی ہیں اور اکاون بیعتیں پھر مذکورہ امام کی وجہ سے حاصل ہوئیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ عزیزہ اِدّہ سکندیانہ (Ida Skandiana) جو جماعت احمدیہ پارونگ (Kimang Parnung) کی ممبر ہیں۔ اگرچہ وہ نوعمر بچی تھی لیکن اس کے باوجود کئی خوابوں میں امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کر چکی تھی۔ وہ جانتی نہ تھی کہ امام مہدی کون ہیں؟ انہوں نے نقشبندی تحریک میں شمولیت اختیار کی لیکن وہ امام مہدی جو انہیں خواب میں دکھائے گئے تھے اُن کی تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ مئی 2007ء میں ایک دن انہیں ان کے نئے ہمسائے نے دعوت پر بلایا۔ یہ صاحب ہمارے مبلغ ظفر اللہ پونتو صاحب تھے۔ جب اِدّہ سکندیانہ ان کے گھر داخل ہوئیں تو اُن پر ایک لرزہ طاری تھا۔ وہاں ایم۔ٹی۔اے لگا ہوا تھا اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پروگرام آ رہا تھا تو اِدّہ قائل ہو گئی کہ یہ وہی شخص ہے جس کو مَیں دیکھا کرتی تھی۔ چنانچہ 24/مئی 2007ء کو انہوں نے بیعت کر لی۔

قرغزستان کے سلومت کشتوبوئیو (Salmat Kyshtobaev) صاحب نے چند سال پہلے لندن میں بیعت کی۔ آج کل جماعت قرغزستان کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں بیعت سے پہلے مَیں اسلام سے متنفر ہو چکا تھا۔ دین کے ساتھ کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ احمدی ہونے سے تقریباً دو سال قبل ایک خواب دیکھا جو میرے خیال میں اب مکمل ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات خواب آئی۔ خواب دیکھتا ہوں کہ میرا بڑا بھائی نورلان (Nurlan) مجھے کہہ رہا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر بن کر آیا ہوں۔ مجھ پر یقین کرو۔ کہتے ہیں مَیں یقین کر لیتا ہوں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ آپ سب لوگ بہشت میں جائیں گے لیکن بہشت میں جانے کے لئے اللہ کی راہ میں رقم دینی ضروری ہے۔ اِن کا خواب ختم ہو جاتا ہے۔ پھر دو سال کے بعد یہ احمدیت قبول کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب'' رسالہ الوصیت'' کا جب قرغیز میں ترجمہ ہوا تو یہ پڑھ کر انہوں نے وصیت کی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دو سال پہلے جو خواب دیکھا تھا آج پورا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت مجھے پہلے ہی بتا دی تھی کہ وصیت ایک الٰہی نظام ہے۔ اس میں شامل ہونا میرے لئے باعثِ برکت ہے۔

عبدالقادر حداد صاحب الجزائر کے ہیں، یہ کہتے ہیں 2004ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو شخصیتوں میں دیکھا۔ اک بڑھاپے کی عمر میں اور ایک پینتالیس سالہ انسان کی حالت میں،۔ جس میں لمبی داڑھی ہے اور اُن کے سر پر پگڑی ہے۔ پھر مجھے 2006ء میں دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، دو شخصیتوں کی صورت میں۔ حضور کا چہرہ مبارک سفید اور نورانی تھا اور آپ نے فرمایا'' خوش ہو جاؤ یہ خدا کا رسول ہے''۔ اس کے دو ماہ بعد مَیں نے ایم۔ٹی۔اے پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر دیکھی جو وہی دوسری شخصیت کی تھی۔ اس کے بعد مَیں نے پندرہ بیس دن تک مسلسل گھر میں بیٹھ کر ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام دیکھے اور بیعت کر لی۔

امیر صاحب کانگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ'' دیدی کی گنگالہ (DIdI Kikangala) صاحب''' لوبومباشی'' شہر میں وکیل ہیں۔ مذہباً عیسائی تھے۔ چند ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ تاہم بیعت نہیں کرتے تھے۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ بہت سے خطرناک قسم کے جنگلی جانور اور درندے ان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کو اور کچھ نہیں سوجھا لیکن وہ صرف'' اللہ'' کا لفظ کہہ کر ان پر پھونک مارتے ہیں۔ اس پر وہ جانور گرتے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ خواب بھی بہت دیر تک چلتا رہا۔ صبح ہوتے ہی وہ مشن ہاؤس آئے۔ بہت پُرجوش تھے اور باقی افراد جو وہاں موجود تھے اُن کو بھی بڑے جوش سے خواب سنا رہے تھے اور گواہی دینے لگے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور جماعت احمدیہ برحق ہے۔ چنانچہ اُسی روز بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور بڑے اخلاص و وفا سے یہ جماعت سے چمٹے ہوئے ہیں۔

سامح محمد عراقی صاحب مصر کے ہیں۔ تین سال سے زائد عرصہ قبل کی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں ایک معروف عیسائی پادری کے اسلام پر حملوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تفصیل سنتا اور دل ہی دل میں کُڑھتا تھا کیونکہ مَیں خود کو اس کا جواب دینے سے عاجز پاتا تھا۔ یہ احساس مجھے اندر ہی اندر مارے جا رہا تھا۔ چونکہ مَیں مصر کی ایک مسجد میں خطیب تھا اس وجہ سے مجھے اسلامی علوم کا بہت حد تک ادراک تو تھا لیکن اس بات کی کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ایک مسلمان کیونکر ان افتراؤں کا جواب دینے سے بے بس اور عاجز ہے؟ جب انٹرنیٹ پر اس بارہ میں کچھ ریسرچ کی تو اسی نتیجہ پر پہنچا کہ گزشتہ تفاسیر اور علماء کا طریق اس پادری کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ بلکہ اُنہی کی وجہ سے تو پادری کو اعتراضات کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔ پھر اچانک مجھے مصطفیٰ ثابت صاحب کی کتاب'' اجوبہ عن الایمان'' مل گئی۔ آپ کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کی تو مجھے جماعت کی ویب سائٹ اور ایم۔ٹی۔اے سے تعارف ہو گیا۔ چنانچہ جب مَیں نے مزید مطالعہ کیا اور ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام دیکھے تو یقین ہو گیا کہ یہ علوم کسی انسان کی ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ بہرحال میں نے دو سال تک کسبِ فیض کیا۔ جس کا لُبِ لباب یہ ہے کہ مجھے قرآنِ کریم مل گیا۔ پھر مَیں نے خواب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک جگہ لے گئے جہاں برادران ہانی طاہر صاحب، تمیم اُبودقّہ، طاہر ندیم صاحب ایک دسترخوان کے گرد بیٹھے تھے، آپ نے مجھے بھی اُن کے ساتھ بٹھا دیا اور اس رؤیا کے بعد خدا تعالیٰ نے بیعت کے لئے میرا سینہ کھول دیا۔

ایک رشین خاتون صفیہ اُولگا صاحبہ نے 2009ء میں بیعت کی۔ وہ اپنی خواب بیان کرتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرے میں اُنہیں خواب آئی کہ گویا اس کی زندگی شطرنج کی طرح دو حصوں میں تقسیم ہے گویا بہت مشکل ہے۔ پھر اُسے کوئی کہتا ہے کہ درمیان میں پہنچنے تک سب بدل جائے گا۔ پھر جیسے دوسرے حصے میں پہنچتے ہی ایک

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

منجانب:
ڈیکو بلڈرز
حیدرآباد۔
آندھرا پردیش
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

صاف سرسبز گھاس والا لان نمودار ہوتا ہے جہاں روشن سورج چمکتا ہے (اُس لان کے اوپر ایک روشن سورج چمکتا ہے)۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ یہ بھارت ہے، انڈیا ہے۔ وہاں وہ تباہ شدہ قلعہ دیکھتی ہیں لیکن انہیں وہاں تک جانے نہیں دیا جاتا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں جانے کے لئے کچھ کرنا ہوگا جس کے بعد اُسے وہاں جانے دیا جاتا ہے۔ اس خواب کے تقریباً تین چار ہفتے بعد اُسے ایک امام جو احمدی نہیں تھے لیکن جماعت احمدیہ سے علم حاصل کرتے رہے ہیں وہ احمدیہ سنٹر میں ہمارے مبلغ طاہر حیات صاحب کے پاس لے کر آئے۔ یہاں اس خاتون کو جماعت کا تعارف کروایا گیا تو اُسے سن کر بہت حیرانگی ہوئی کہ امام مہدی ہندوستان میں آئے ہیں اور مجھے خواب میں چمکتا ہوا روشن سورج بھی ہندوستان میں ہی دکھایا گیا ہے۔ پھر اُس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ تو بہت سارے واقعات میں سے یہ چند واقعات مَیں نے لئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اب وقت آ گیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت وشوکت ظاہر ہو اور اس مقصد کو لے کر میں آیا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ جو انوار اور برکات آسمان سے اُتر رہے ہیں، وہ اُس کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر اُن کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق اس مصیبت کے وقت اُن کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ اُن کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کر کے رہے گا مگر ان پر افسوس ہوگا"۔ (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 290)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سینے کھولے اور وہ حقیقت کو پہچاننے کے لئے اپنے خدا سے حقیقی رنگ میں مدد مانگنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو بھی مضبوط کرتا چلا جائے۔

ابھی جمعہ کی نماز کے بعد میں چند جنازہ غائب پڑھاؤں گا جن میں سے ایک ہمارے احمدی دوست سیریا کے ہیں احمد باکیر صاحب۔ 5/مارچ کو کینسر کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو بچپن سے ہی مسجد سے لگاؤ تھا۔ (غیر احمدیوں کی مسجدوں سے لگاؤ تھا) لیکن اپنی سعید فطرت کے سبب جلد پہچان گئے کہ مولوی جو کچھ کہتے ہیں وہ خود نہیں کرتے۔ ان کا عمل کچھ اور ہے اور ان کا کہنا کچھ اور ہے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں مولویوں سے متنفر کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ دنیا داری میں نہیں پڑے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اِن کا تعارف جماعت احمدیہ سے کروا دیا۔ اُنہوں نے جماعت کے بارے میں استخارہ کیا۔ جو مضمون بیان ہو رہا ہے یہ بھی اُسی کا ہی تسلسل ہے۔ دیکھیں کہ استخارہ کیا تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ ایک مشہور سلفی مولوی کی طرف گئے ہیں اور قریب پہنچنے پر وہ مولوی غائب ہو گیا۔ حضور علیہ السلام اس مرحوم نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ مولوی دور کر دیا گیا ہے۔ اس پر یہ نوجوان خواب سے بہت متاثر ہوئے اور 15/جولائی 2009ء کو جب صرف 17 سال ان کی عمر تھی، اس میں انہوں نے بیعت کر لی۔ باوجود اس کے کہ آپ کینسر کے مریض تھے۔ تبلیغ کا بڑا جوش تھا۔ جو مولوی بھی آپ کو مرتد کرنے کے لئے آیا وہ آپ کے سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ بڑی سچی خوابیں آتی تھیں۔ بعض دوستوں نے بتایا کہ آجکل جو ملک کے، سیریا کے حالات ہیں، اس بارے میں بھی انہوں نے ایک سال قبل ہی خواب کی بنا پر بعض دوستوں کو بتا دیا تھا۔ تو ایک تو ان کا جنازہ ہوگا۔

دوسرا تامر الراشد صاحب کا ہے۔ یہ 8/اپریل 2011ء کو سیریا کے شہر حمص کے مختلف گلی محلوں میں جو جلوس نکالے جا رہے ہیں، شور شرابہ ہو رہا ہے، اندھا دھند فائرنگ ہو رہی ہے تو عمارتوں کی چھتوں سے بھی لوگ فائرنگ کر رہے ہیں۔ اس فائرنگ کے دوران تامر الراشد صاحب کی شہادت ہوئی ہے۔ ان کے بارے میں ان کے بھائی بیان کرتے ہیں کہ فائرنگ کے وقت مَیں گھر سے باہر تھا۔ چنانچہ میرے بھائی فائرنگ کی آواز سن کر مجھے تلاش کرنے گھر سے باہر نکلے اور تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ مجھے دیکھا تو فوراً گھر پہنچنے کو کہا اور یہ کہہ کر جب خود واپس مُڑے تو ایک گولی کا نشانہ بن گئے جو انہیں دل پر لگی اور فوری وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ انہوں نے کچھ دن پہلے میرا بتایا کہ مَیں نے خاص طور پر یکم اپریل کا جو خطبہ دیا تھا، اس سے مَیں وہ پیغام سب کچھ سمجھ گیا تھا اور ہڑتالوں میں شامل ہونے کا سوال نہیں تھا۔ بہر حال باہر نکلے ہیں اور وہاں فائرنگ ہو رہی تھی اس میں یہ گولی کا نشانہ بن گئے۔ بڑے خوش مزاج اور محبت کرنے والی شخصیت تھے۔ آپ کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کی عمر صرف اکتیس سال تھی۔ بیعت سے قبل شیخ عبدالہادی البانی کے متبعین میں سے تھے جس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں موجود اس شخص کی مسجد میں نزول فرمائیں گے۔ پھر جب انہوں نے وفاتِ مسیح کے دلائل سُنے تو 2008ء میں یہ بیعت کر کے احمدی ہو گئے۔

تیسرا جنازہ محمد مصطفیٰ رعد صاحب سیریا کا ہے۔ یہ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد اپنے گھر کی چھت پر کچھ آرام کر رہے تھے اور نیچے گلی میں لوگ مظاہرہ کر رہے تھے۔ ان کا بیٹا چھت کی منڈیر کے قریب ہو کر دیکھنے لگا تو یہ اُسے پیچھے کرنے کے لئے بڑھے۔ لیکن اسی اثناء میں ایک گولی آئی اور ان کی آنکھ پر لگ گئی اور وہیں وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1971ء میں یہ پیدا ہوئے تھے اور ائیر پورٹ میں ملازمت کرتے تھے۔ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے احمدیت کا پتہ چلا۔ پھر تحقیق کے بعد 2008ء میں انہوں نے بیعت کی۔ ان کی اہلیہ غیر احمدی ہیں لیکن احمدیت کی صداقت سے مطمئن ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ احمدیت قبول کریں۔ ان کے بیٹے اور بیٹی کے علاوہ ان کے دو بھائی اور بعض اور افراد بھی جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ بڑے مخلص، مطیع، با اخلاق اور خلافت سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے۔ یہی حال اِن کے بچوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حوصلہ اور صبر دے۔

ایک جنازہ ہمارے مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر کا ہے۔ ان کی ایک طویل علالت کے بعد 27/اپریل کو وفات ہوئی ہے۔ تقریباً اسّی سال کی عمر تھی۔ یہ مولانا عبدالرحمٰن انور صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے ہوئے ہیں بلکہ تحریک جدید کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ اُن کے بڑے بیٹے تھے۔ یہ خود واقفِ زندگی تھے اور فضلِ عمر ہسپتال میں ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ ڈسپنسر کے طور پر کام کرتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ان کو افریقہ اور یورپ کے سفر کا بھی موقع ملا۔ ان کا خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ ربوہ کے لوگوں کی خدمت کرنے والے تھے۔ حضرت امّاں جان حضرت امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت مصلح موعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، سب کی خدمت کا ان کو موقع ملا۔ بلکہ جو ٹیکے لگاتے تھے اُن کی سرنجیں یا سوئیاں بھی، حضرت امّاں جان کی، حضرت خلیفہ ثانی کی، حضرت خلیفہ ثالث کی سنبھال کر رکھی ہوئی تھیں۔ ان کو بہر حال انہوں نے ایک تبرک سمجھ کر رکھا تھا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضلِ عمر ہسپتال اور گائنی کا ونگ اور ہارٹ انسٹیٹیوٹ دونوں کی طبّی سہولتوں میں بہت ساری وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ ربوہ میں ابتدائی طور پر اُس وقت صرف ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ہوتے تھے اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے بیٹے ڈاکٹر محمد احمد صاحب ہوتے تھے۔ اور جو لیبارٹری تھی وہ ساری لُطف الرحمٰن صاحب شاکر ہی چلایا کرتے تھے۔ اور اس کے علاوہ جب بھی ضرورت پڑے، لوگ گھروں میں بلا لیا کرتے تھے۔ جو بھی طبی سہولت تھی فوری طور پر خوش اخلاقی سے مہیا کیا کرتے تھے۔ تو یہ ربوہ کے فضلِ عمر ہسپتال کے ابتدائی کارکنان ہیں اُن میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ آپ کی اہلیہ حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید خان صاحب کی بیٹی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ آجکل جرمنی میں تھے۔ ان کے بچے بھی جرمنی میں ہیں اور شاید ربوہ ان کے جنازہ کے لئے لے جائیں گے۔ بہر حال ان سب مرحومین کے مَیں جنازہ غائب ابھی پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور آئندہ نسلوں میں بھی سب کا احمدیت اور خلافت سے وفا کا تعلق رہے۔ ☆☆☆

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں عموماً اور رمضان المبارک کے بابرکت ایّام میں خصوصاً بے انتہا زکوٰۃ صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان مرد وعورت کیلئے اُسکی ادائیگی شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ قبل ازیں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اُسکی ادائیگی کے متعلق بذریعہ سرکلر اور اخبار بدر جملہ افراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ دونوں پر عمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی دونوں کو جمع کیا ہے پس تم اُن کو الگ مت کرو" (کنز العمال)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص زیور کو استعمال کرنے سے اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمہ ہے زیور کی زکوٰۃ بھی فرض ہے چنانچہ کل ہی ہمارے گھر میں زیور کی زکوٰۃ ڈیڑھ سو روپے دیا ہے پس اگر زیور استعمال کرتا ہے تو اُسکی زکوٰۃ دے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ نمبر 523)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے خطبہ جمعہ میں افراد جماعت وخواتین کو اس اہم فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اُسکی قیمت کے برابر طلائی زیورات ہوں یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مساوی رقم بنک میں یا کاروبار میں ہو اس سرمایا پر ایک سال گزرنے پر اُسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے بعض صاحب نصاب مرد وخواتین ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔ لیکن بعض افراد وخواتین عدم واقفیت اور لاعلمی سے زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے ہیں اُنہیں اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔

لہٰذا جملہ افراد جماعت صاحب نصاب مرد وخواتین اگر اپنے گھر کا جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت وخواتین کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کا منصب اور مقام

قسط:۲

از۔محمد انعام غوری۔قادیان

مسیح اور مہدیؑ کے منصب اور مقام کے متعلق بزرگان اُمّت کا نظریہ:

مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے منصب کے متعلق قبل ازیں قسط اوّل میں قرآن کریم کی چند آیات اور چند احادیث نبوی ﷺ کے ذریعہ یہ ثبوت فراہم کیا جاچکا ہے کہ آپؑ کا منصب اور مقام، نبوت کا مقام ہے لیکن یہ مستقل اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت سے الگ حیثیت کی حامل نہیں ہے بلکہ آنحضرت ﷺ ہی کی نبوت کاملہ سے مستفاض ہے جو بجز ایک اُمتی اور کامل متبع کے کسی اور کو نہیں مل سکتی۔

آیئے اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ اور احادیث مبارکہ سے جماعت احمدیہ جو استنباط کرتی ہے کیا یہ کوئی نیا اور اچنبھا عقیدہ ہے یا وہی نظریہ ہے جو اُمتِ مسلمہ کے مجددین اور محدثین و مفسرین اور اولیاء واقطاب بھی رکھتے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اکثر بزرگانِ اُمت بھی اسی نظریہ کے قائل رہے ہیں کہ اُمت محمدیہؐ میں ظاہر ہونے والا مسیح اور مہدی مقامِ نبوت کا حامل ہوگا۔ اگرچہ ایک طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہا ہے کہ آنے والا مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہوگا۔ کیونکہ حیات مسیح ناصری کا عقیدہ ایک عرصہ سے اُمت میں رائج چلا آرہا تھا۔ اسلئے شخصیت کی تعین کا مسئلہ بے شک اُمت میں مختلف فیہ رہا ہے۔ اور ایک گروہ اس بات کا قائل رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود آئیں گے اور دوسرا گروہ اس بات کا قائل رہا ہے کہ عیسیٰؑ کا ہم صفت کوئی اور شخص آئے گا۔ چنانچہ اقتباس الانوار میں لکھا ہے:

”یعنی بعضے برآنند کہ رُوح عیسیٰ درمہدی بروز کند ونزول عبارت از ہمی بروزاست مطابق ایک حدیث لا مھدی الا عیسیٰ یعنی بعض یہ کہتے ہیں کہ مسیح بروز کے طور پر آئے گا اور درحقیقت مہدی وہی مسیح قرار دیا جائے گا۔ خریدۃ العجائب میں امام سراج الدین ابن الوریٰ کہتے ہیں:۔

وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْ نُزُوْلِ عِیْسیٰ خُرُوْج رَجُلٍ یُشْبِهُ عِیْسیٰ فِی الْفَضْلِ وَالشَّرْفِ کَمَا یُقْالُ لِلْرَّجْل الْخَیْرِ مَلَکٌ وِلِلْشَّیْطَانِ شَرِیْرٌ وَلَا یُرَادُ بِهِمَا الأعْیَان۔“

یعنی ایک فرقہ اِس عقیدہ پر رہا ہے کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی اور آدمی کا نکلنا ہے۔ جو عیسیٰ سے فضل اور شرف میں مشابہ ہوگا۔ ۔ جس طرح ایک نیک آدمی کو فرشتہ کہہ دیتے ہیں اور ایک شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں اور اس سے اصلی فرشتہ اور شیطان مراد نہیں ہوتا۔

(خریدۃ العجائب وفریدۃ الغرائب صفحہ ۲۱۴)

پس یہ سمجھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسدہ العنصری نزول پر اجماعِ اُمتّ تھا بالکل غلط ہے۔ اور اب جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ثابت ہوچکی ہے تو یہ امر بھی قطعی طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ جو بھی مسیح موعود کے طور پر ظاہر ہو وہ بہرحال مقام اور انعام نبوت سے سرفراز ہوگا۔ ذیل میں چند بزرگانِ اُمت کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۱) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ جو فقہ حنفیہ کے جلیل القدر امام ہیں اور محدث اُمت ہیں جن کی عزت اہل حدیث کی نگاہ میں بھی ہے۔ جن کی عزت دیوبندیوں کی نگاہ میں بھی ہے اور بریلویوں کی نگاہ میں بھی ہے۔ گویا ایک متفق علیہ امام فقہ کے سمجھے گئے ہیں۔

آپ بعض ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے جو کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی نہیں ہوگا کیونکہ نبی اُمتی نہیں ہوسکتا اور اُمتی نبی نہیں ہوسکتا، تحریر فرماتے ہیں:

”لا مُنَا فَاۃَ بَیْنَ اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًا وَاَنْ یَّکُوْنَ مُتَابِعًا لِنَبِیّنَا صَلَّی اللّٰہُ علیه وَسلَّمَ فِی بَیَان اَحکَامِ شَرِیْعَتَهِ وَاِتْقَانِ طَرِیْقَتہِ وَلَوْ بالْوَحْیِ اَلَیہِ“۔ کہ مسیح موعود کے نبی ہونے اور اُس کے اُمتی ہونے میں کوئی منافات یعنی کوئی روک نہیں ہے۔ نبی اُمتی ہوسکتا ہے۔ اور نبی رہتے ہوئے اُمتی ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احکام کو پختہ کرے خواہ وہ یہ کام اپنی وحی سے کرے۔

پس حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے بحیثیت امام فقہ کے یہ فتویٰ دیا ہے اور یہ عقیدہ پیش کیا ہے کہ مسیح موعود اُمتی بھی ہے اور نبی بھی اور اُس پر وحی نازل ہوسکتی ہے اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یہی دعویٰ فرمایا ہے۔

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بارھویں صدی کے مسلمہ مجدد امت ہیں اور اُن کی عزت تمام مسلمانوں کے دلوں میں موجود ہے۔ حنفی ہوں یا اہل حدیث ہوں۔ دیوبندی ہوں یا دوسرے لوگ۔ مسیح موعود کی شان میں آپ فرماتے ہیں:۔

حَقٌ لَہٗ اَنْ یَّنْعَکِسَ فِیہِ اَنْوَارَ سَیِّدِ الْمُرسَلِیْن یعنی مسیح موعود کیلئے ضروری ہے کہ اُس میں سید المرسلین ﷺ کے انوار کا عکس ہو۔ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا ظِل اور بروز ہو۔ آگے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”یَزْعَمُ الْعَامَّۃُ اَنَّہٗ اِذَا نَزَلَ اِلیَ الْاَرْضِ کَانَ وَاحِداً مِنَ الْاُمَّۃِ ۔ کَلاَّ بَلْ ھُوَ شَرْحٌ لِلْاسْمِ الْجَامعِ الْمُحَمَّدِیِ وَنُسْخَۃُ مُنَسَّخَۃٌ مِنْہُ فَشَتَّانِ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اَحِد مِنَ الْاُمَّۃِ۔

(الخیر الکثیر صفحہ ۷۲ مطبوعہ بجنور)

یعنی: عوام کا خیال ہے کہ اس میں سید المرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا انعکاس ہو۔ عوام کا خیال ہے کہ مسیح جب زمین کی طرف نازل ہوگا تو وہ صرف ایک اُمتی ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح ہوگا اور اُسی کا دوسرا نسخہ (True copy) ہوگا۔ پس اُس میں اور ایک عام اُمتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

اس عبارت میں حضرت شاہ صاحبؒ نے والے مسیح کو آنحضرت ﷺ کا پورا عکس اور آپ ؐ کا کامل ظِل و بروز قرار دیا ہے۔

(۳) حضرت امام عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے:۔

اَلْمَھْدِیُّ الَّذِیْ یَجِیُٔ فِیْ اٰخِرِ الْزَّمَانِ فَاِنَّہٗ یَکُوْنُ فِی الْاَحْکَام الشَّرْعِیَّۃِ تَابِعًا لِمُحَمّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ وَالْحَقِیْقَۃِ تَکُوْنُ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاوْلِیَآء تَابِعِیْنَ لَہٗ کُلُّھُمْ ...... لاَنَّ بَاطِنَہٗ بَاطِنُ مُحَمّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ“

(شرح فصوص الحکم از مولانا عبدالرزاق قاشانیؒ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۲)

یعنی آخری زمانے میں آنے والا مہدی احکامِ شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کا تابع ہوگا لیکن علوم و معارف اور حقیقت میں آپؐ کے سوا تمام انبیاء اور اولیاء مہدی کے تابع ہوں گے کیونکہ مہدی کا باطن محمد رسول اللہ ﷺ کا باطن ہے۔

(۴) حضرت ملا جامی خاتم الولایت امام مہدی کے درجے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فَمِشکوٰۃُ خَاتَمُ الْاَنبیاءِ ھِیَ الوِلَایۃُ الخَاصَّۃُ الْمُحَمّدِیَۃُ وَھِی بِعَیْنِھَا مِشْکوٰۃ خَاتَمُ الْأوْلِیاءِ لِاَنہٗ قَائِمٌ بِمَظْھَرِ یَتِھَا“ (شرح فصوالحکم ہندی صفحہ ۶۹)

ترجمہ: یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشکوٰۃ باطن ہی محمدی ولایت خاصہ ہے اور وہی بجنسہٖ خاتم الأولیاء (حضرت امام مہدی علیہ السلام) کا مشکوٰۃ باطن ہے کیونکہ امام موصوف آنحضرت صلی اللہ علی وسلم کے ہی مظہر کامل ہیں۔

اس عبارت میں بھی امام مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا مظہر اور بروز قرار دیا گیا ہے۔

(۵) اکثر بزرگانِ اُمت نے خاتم النبیین کو زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی کے معنوں میں نہیں لیا ہے بلکہ شریعت لانے کے لحاظ سے آخری نبی قرار دیا ہے۔ اور اسمیں کیا شک ہے کہ جب نبوت کے تمام کمالات اور شریعت کے تمام تقاضے آپؐ کی ذات پر ختم ہوگئے تو آپؐ کے بعد کسی مستقل اور شرعی نبی کی آمد کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے استفادہ کرکے انعام نبوت پانے میں کوئی روک نہیں ہے بلکہ یہی وہ مہر نبوت ہے جو آنحضرت ﷺ سے قبل کسی بھی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ قولوا خَاتْمُ الْنَبِیِّنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔

(درمنثور فی التفسیر الماثور زیر آیت ماکان محمد ابا احد...... جلد ۵ صفحہ ۳۸۶)

یعنی کہ تم یہ تو کہو کہ آپؐ خاتم الانبیّین ہیں لیکن یہ مت کہو کہ آپؐ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور یہی وہ نکتہ معرفت ہے جس کو بانئ مدرسہ دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے سمجھا اور بیان فرمایا: چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

”عوام کے خیال میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔“ (تحذیر الناس صفحہ ۳)

آگے فرماتے ہیں:۔

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا“۔

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب پر نازل ہوں۔ جب مسیح موعود کا زمانہ قریب آرہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ختم نبوت کی حقیقت منکشف فرمادی اور ڈنکے کی چوٹ پر انہوں نے اعلان کردیا کہ خاتم النبیین کے بعد اگر بالغرض کوئی نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

☆۔ بلکہ آپ نے کے نواسے قاری محمد طیب صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں دجاّل کا مقابلہ کرنے کیلئے ختم نبوت کی قوت رکھنے والے فرد کی ضرورت ہے یہ اور بات ہے کہ اُس کی عملی صورت اُن کو یہی سمجھ آئی کہ انبیائے سابقین میں سے کسی کو (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ۔ ناقل) اُمتی کی حیثیت سے لایا جائے تاہم نہایت عارفانہ اور بڑی دلچسپ اور فکرانگیز عبارت ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

لیکن پھر سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبیین سے ہے۔ مگر اس مقابلہ کیلئے نہ حضورؐ کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانا مناسب نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایان شان نہ زمانہ نبویؐ میں مقابلہ ختم کرادیا جانا قرین مصلحت اور اُدھر ختم دجالیت کے استیصال کیلئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی ...... تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس دجالِ اعظم کو نیست و نابود کرنے کیلئے اُمت میں ایک ایسا خاتم المجد دین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اُس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبین کا مقابلہ ہو...... اِس انعکاس کیلئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا تا کہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس بھی اُس میں اُتر سکے۔ اور ساتھ ہی اُس خاتم مطلق کی ختم نبوت میں فرق بھی نہ آئے اس کی صورت بجز اُس کے اور کیا ہوسکتی تھی کہ انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کو جو ایک حد تک خاتمیت کی شان رکھتا ہو اس اُمت میں مجدد کی حیثیت سے لایا جائے جو طاقت تو نبوت کی لئے ہو ہو مگر اپنی نبوت کا منصب تبلیغ اور مرتبہ تشریح لئے ہوئے نہ ہو۔ بلکہ ایک اُمتی کی حیثیت سے اس اُمت میں کام کرے اور خاتم النبیین کو اپنے واسطے سے استعمال میں لائے۔''

(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۸ صفحہ ۲۲۹ از قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند پاکستانی ایڈیشن اوّل مطبوعہ مئی ۱۹۸۶ء شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی)

قارئین کرام! کہا جاتا ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ اجماع صرف اِس بات پر ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کوئی مستقل اور شرعی نبی نہیں آسکتا۔ اور جماعت احمدیہ بھی اس اجماع کی قائل ہے۔ لیکن اس بات پر اُمت کا کبھی اجماع نہیں ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے کوئی اُمتی نبی نہیں آسکتا بلکہ حقیقت یہی ہے جو ہم نے بزرگانِ اُمت کے اقوال سے بھی ثابت کرکے دکھائی ہے کہ اُمت اس بات کی قائل ہے کہ آنے والا مسیح موعود نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ غیر احمدی علماء یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود اسرائیلی نبی ہیں اور وہ اُمتی بھی ہوں گے اور نبی بھی اور جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود اُمت محمدیہ کا ایک فرد اور آنحضرت ﷺ کا خادم اور غلام ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ کی قوتِ قدسیہ اور توجہ روحانی نبی تراش کا ایک زندہ شاہکار ہے۔

مسیح اور مہدیؑ منصب اور مقام کے متعلق حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے الہامات:

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے ہیں۔ خود بخود نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی آپ پر نازل ہوئی کہ

ا۔ ''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوگیا ہے۔ اور اُس کے رنگ میں ہوکر خدا کے وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَکَانَ وعدُ اللّٰہِ مفعولاً۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱۔۵۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۶ء مطبع پرنٹ ویل امرتسر)

نیز آپ کو الہام ہوا۔

۲۔ اِنَا جَعَلْنَاکَ الْمَسِیح ابْنَ مَرْیَمَ۔ ہم نے تمہیں مسیح ابن مریم بنادیا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۱۷۶ ایضاً)

(۳) اَنْتَ اَشَدُّ مُنَاسَبَۃً بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ واشَبَہُ النَاسِ بِہٖ خَلْقاً وَخُلُقاً وَزَمَانًا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۳ ایضاً)

ترجمہ: از مُرتب۔ تو کیا بلحاظ اخلاق کیا بلحاظ صورت وخلقت اور کیا بلحاظ زمانہ عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے۔

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَعْلَمْ۔ قَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیبٌ لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ''

ترجمہ: اُس خدا کو حمد ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا اور تجھے وہ باتیں سکھلائیں جن کی تجھے خبر نہ تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ مرتبہ تجھے کہاں سے اور کیونکر مل سکتا ہے۔ ان کو کہدے کہ میرا خدا عجیب ہے۔ اُس کے فضل کو کوئی ردّ نہیں کرسکتا۔ جو کام وہ کرتا ہے اُس سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا مگر لوگ اپنے اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے'' (تذکرہ صفحہ ۴۰۸ ایضاً)

(۵) یَا اَحْمَدُ جُعِلْتَ مُرْسَلاً۔ اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔ یعنی جیسے کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے نبوت اُس سے منفک نہیں ہوسکتی''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۴۵۔۴۶) (تذکرہ صفحہ ۴۰۵ ایضاً)

(۶) اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ وَیُحْیِ الدِّیْنَ۔ وَلَوْ کَانَ الْاِیمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّالَنَالَہٗ۔

ترجمہ: میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ وہ شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا اور اگر ایمان ثریا ستارے سے معلق ہوتا تب بھی وہ اسے پالیتا''۔

(تذکرہ صفحہ ۳۰۲ ایضاً)

(۷) جَرِیُّ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ بُشْریٰ لَکَ یَآ اَحْمَدِی۔ اَنْتَ مُرَادِیِ وَمَعِیْ۔ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ اِنِّیْ نَاصِرُکَ اِنْی حَافِظُکَ۔ اِنْی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔

ترجمہ: یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک نبی کی خاص صفت اس میں موجود ہے۔ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد! تو میری مُراد اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیرا نگہبان رہوں گا۔ میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا''۔

(تذکرہ صفحہ ۵۴۴۔ ایضاً)

(۸) اِنِیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَرُوْمُ مَایَرُوْمُ۔

ترجمہ: از مرتب: میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جس بات کا وہ قصد کرے گا اُسی کا میں قصد کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۴۸۷۔ ایضاً)

(۹) یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ''۔

ترجمہ از مرتب۔ یعنی اے نبی! بھوکوں او محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔ (تذکرہ صفحہ ۶۳۱۔ ایضاً)

اس الہام الٰہی کا پس منظر یہ ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء کے موقع پر بعض مہمانوں کو کھانا دیر سے ملا اور بعض مہمان بغیر کھانا کھائے سونے کیلئے چلے گئے۔ رات دس بجے کے قریب حضور علیہ السلام کو یہ الہام ہوا تب آپ نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا اُنہیں کھانا کھلایا جائے۔

(۱۰) سَلَامٌ عَلَیْکَ یَآ اِبْرَاھِیمُ۔ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ذُوْعَقْلٍ مَّتِیْنٍ۔ حِبُّ اللّٰہِ خَلِیْلُ اللّٰہِ۔ اَسَدُ اللّٰہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَکَ سُھُوْلَۃً فِی کُلِّ اَمْرٍ۔ بَیْتُ الْفِکْرِ وَبَیْتُ الذِّکْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوست خدا ہے۔ خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ یعنی یہ اُسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔ اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ ہی وہ تجھ پر ناراض ہے کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ کیا ہم نے ہر یک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی؟ کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص وقصدِ تعبد و صحت نیت وحسنِ ایمان داخل ہوگا وہ سوءِ خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔

بیت الفکر سے مُراد اِس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کیلئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اُس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے''۔

(تذکرہ صفحہ ۸۲۔ ۸۳ ایضاً)

(۱۱) میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا''۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۷ حاشیہ در حاشیہ۔ تذکرہ صفحہ ۸۱ ایضاً)

'' دنیا میں ایک نذیر آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا'' (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ا تذکرہ صفحہ ۸۱ ایضاً)

پس یہ خدائی فیصلہ ہے یا انسانی کاروبار!!
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف فرمایا اور بکثرت وحی والہامات سے سرفراز فرمایا۔ ان سینکڑوں الہامات میں سے نمونہ کے طور پر ہم نے اس جگہ صرف (۱۱) الہامات درج کئے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو براہ راست اپنے پاک کلام کے ذریعہ نبی اور رسول کہہ کر مخاطب فرمایا اور اپنے قرب اور پیار کے کلمات سے عزت بخشی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یادرکھنا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ

'' میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے''

نیز دوسرے لوگوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

'' سو مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

آگے اس مضمون کے آخر پر ہم حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی بے شمار تحریرات میں سے چند تحریرات بطور نمونہ پیش کریں گے جن میں آپؑ نے آنحضرت ﷺ کے فیضان ختم نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اپنے دعویٰ اور اپنے منصب اور مقام کی وضاحت فرمائی ہے۔

☆☆☆ (باقی)

طالبان حق کیلئے

ماہنامہ الحیات کشمیر کے اعتراضات کی حقیقت اوران کا جواب (آخری قسط)

محمد یوسف انور۔قادیان

قارئین اخبار بدر’’ طالبان حق کیلئے‘‘عنوان سے اپناایک کالم شروع کررہاہے جس میں اسلام و احمدیت کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات اوراس کی حقیقت بیان کی جائے گی۔اگرآپ کے ذہن میں کوئی سوال ہوتو ہمیں لکھیں تاکہ اُس کا جواب قارئین بدر کے لئے دیا جاسکے۔نیز اسلام و احمدیت کے متعلق اگرآپ کوئی معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں تووہ بھی اس کالم کے تحت بھجواسکتے ہیں۔

(مدیر)

قارئین رسالہ الحیات کے مدیر نے اپنے اعتراضات میں کوئی بھی ایسااعتراض نہیں کیا جومخالفین احمدیت گذشتہ ۱۰۰ سال سے نہ کررہے ہوں اور جماعت احمدیہ اُس کا جواب نہ دے چکی ہو۔اپنی سستی شہرت کیلئے انہوں نے اپنے نام نہاد علماء کا پس خوردہ کھایاہے۔انہیں الزامات کے بل پراترارہے ہیں۔ اس جگہ پیشگوئی محمدی بیگم پر جو پرانے اعتراضات ازسرنو کئے گئے ہیں اُن کا جواب دیا جاتاہے۔

معزز قارئین! خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کومخاطب کرکے فرمایاتھاکہ فلما قضیٰ زید منھا وطراً زوجنکھا (الاحزاب:۳۸) کہ جب زید نے حضرت زینبؓ کوطلاق دے دی تو ہم نے آپؐ کے ساتھ (آسمان) پراس کا نکاح پڑھ دیا۔

یہی لفظ ذوجنکھا حضرت مسیح موعودؑ کوخدا تعالیٰ نے محمدی بیگم کے بارہ میں فرمایا وہاں توشرائط کے تحقق کے باعث حضرت زینبؓ کا نکاح ہوگیا۔پھر بھی مخالفین اس پراعتراض کرنے سے بازنہ آئے اور آج تک اس پر ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔اوریہاں شرائط کے عدم تحقق کی وجہ سے محمدی بیگم کا نکاح نہ ہواتو مخالفین اس پربھی اعتراضات کرتے ہیں۔پس نکاح کا ہونایانہ ہوناباعثِ اعتراض نہیں بلکہ اس کا باعث وہ فطری بغض ہے جوروزِ اوّل سے معاندین ومکذبین کے شامل حال رہاہے۔لیکن جہاں تک اہلِ بصیرت کا تعلق ہے انہوں نے اس پیشگوئی کوحضرت مسیح موعودؑ کی صداقت وحقانیت کی ایک بین دلیل سمجھا اوراس خاندان سے تعلق رکھنے والے بیسیوں افرادحلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔مگرمخالفین اپنے شیوہ استہزا اور تمسخر سے بازنہ آئے۔

یادرہے یہ پیشگوئی ایک وعیدی پیشگوئی تھی جو واضح طورپرتوجہ اوررجوع سے مشروط تھی۔چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں تفصیل کے ساتھ اس کاذکرموجودہے۔

آپ نے لکھا۔ ورأیت ھذہ المراۃ واثرالبکاء علی وجھھا فقلت ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک والمصیبۃ نازلۃ علیک یموت ویبقی فیہ کلاب متعدۃ۔

(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸۔حاشیہ تبلیغ رسالت جلد ا صفحہ ۱۲۰)

ترجمہ: میں نے اس عورت یعنی احمدی بیگم کی نانی کو(کشفی حالت میں) دیکھا اوررونے کے آثار اس کے چہرے سے ظاہرتھے۔پس میں نے اس سے کہا کہ اے عورت توبہ کر! توبہ کر! کیونکہ بلا تیری اولاد پرہے اورمصیبت تجھ پرنازل ہونے والی ہے۔ایک مردمرجائے گا اوراس کی طرف کتے باقی رہ جائیں گے۔اس الہام میں توبی توبی کے الفاظ صاف بتارہے ہیں کہ وہ مصیبت جواس خاندان پرآنے والی تھی وہ توبہ سے ٹل سکتی تھی اورعملاً ایسا ہی ہوا۔اگراس الہام کا تجزیہ کیا جائے توحسب ذیل اموراس میں مذکور ہیں‘‘۔

ا۔توبہ کی شرط سے دونوں میں سے ایک فائدہ نہیں اُٹھائے گا اورمرجائے گا جیسا کہ’’یموت‘‘سے ظاہرہے۔

ب: دوسراشخص اس شرط سے فائدہ اُٹھائے گا اورتوبہ کرکے بچ جائے گا کیونکہ’’یموت‘‘میں دونوں میں سے ایک ہی کے مرنے کا ذکرتھا۔

ج۔اگرلڑکی کا خاوندبچ جائے گا تواس کے نتیجہ میں لڑکی بیوہ نہ ہوگی۔

د۔اس وجہ سے نکاح نہ ہوگا کیونکہ نکاح بیوہ ہونے کے بعد ہی ہوتا تھا۔

ر۔وہ لوگ جو ہرحالت میں زبان نکالنے کے عادی ہیں (جن کوقرآن کریم نے سورۃ الاعراف میں یلھث سے یاد کیاہے) وہ اس پراعتراض کرتے رہیں گے(یبقی منہ کلاب متعددۃ)

یہ سب اموراوردیگرالہامات میں مذکورسبھی امورلفظاً لفظاً پورے ہوئے۔مرزا سلطان محمد صاحب جن سے محمدی بیگم کی شادی ہوئی انہوں نے نہ صرف یہ کہ توبہ کی بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدت مند بن گئے اوراس پیشگوئی کی صداقت کے گواہ بنے۔ان کی گواہی انتہائی وزنی اورحتمی اس لئے ہے کہ ان کے متعلق مسیح موعودؑ نے ان کی موت اورپھران کی بیوہ کے اپنے نکاح میں آنے کی پیشگوئی کی تھی اوراپنی متعدد کتب واشتہارات میں ان کا ذکربھی فرمایا تھا۔

ان کوآپؑ سے طبعاً دشمنی اورعناد ہونا چاہئے تھا لیکن وہ چونکہ نیک فطرت انسان تھے اس لئے انہوں نے کسی منفی جذبے کواپنی فطری سچائی پرغالب نہ آنے دیا۔وہ لکھتے ہیں۔

سلطان محمد صاحب محمدی بیگم کے خاوند کا بیان:

میرے خسر جناب مرزا احمد بیگ صاحب واقعی عین پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے مگر خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے،اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتاہے اوررحم کرتاہے......میں ایمان سے کہتا ہوں کہ یہ نکاح والی پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک وشبہ کا باعث نہیں ہوئی۔باقی رہی بیعت کی بات سو میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جوایمان اوراعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پرہے میرا خیال ہے کہ آپ کوبھی جوبیعت کرچکے ہیں اتنا نہیں ہوگا......باقی میرے دل کی حالت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اورعیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا تا میں کسی طرح مرزا صاحب پرنالش کروں۔اگرمیں وہ روپیہ لے لیتا تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔مگروہی ایمان اوراعتقاد تھا جس نے مجھے اس فعل سے روکا‘‘

(الفضل ۱۳/۹جون ۱۹۲۱ء)

مرزا سلطان محمود صاحب کا یہ بیان اُن کی زندگی میں ہی شائع ہوا۔انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کومومنانہ سوچ اوربصیرت کی نظرسے دیکھا تو باوجود ایک طرح سے فریق مخالف ہونے کے خود اس کی صداقت کے گواہ بن گئے۔صرف یہی نہیں یہ پیشگوئی اس قدرسچی تھی کہ اس خاندان کے کئی افراد حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع میں آکراس کی صداقت پر تصدیق ثبت کرگئے۔چنانچہ محمدی بیگم اورمرزا سلطان محمد صاحب کے خاندان کے حسب ذیل افراد احمدیت میں داخل ہوگئے۔

(۱)اہلیہ مرزا احمد بیگ صاحب۔(والدہ محمدی بیگم، یہ موصیہ تھیں)(۲)۔ہمشیرہ محمدی بیگم۔(۳) مرزا محمد احسن بیگ جومرزا احمد بیگ کے داماد ہیں اور اہلیہ مرزا احمد بیگ کے بھانجے۔(۴) عنایت بیگم ہمشیرہ محمدی بیگم (۵) مرزا محمد بیگ صاحب پسر مرزا بیگ صاحب (۶) مرزا محمود بیگ صاحب پوتا مرزا احمد بیگ صاحب (۷) دخترمرزا نظام دین صاحب اوران کے گھرکے سب افراد (۸) مرزا گل محمد صاحب پسر مرزا نظام الدین صاحب (۹) اہلیہ مرزا غلام قادر صاحب (موصیہ تھیں) (۱۰) محمودہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ محمدی بیگم (۱۱) مرزا اسحاق بیگ صاحب ابن مرزا سلطان محمد صاحب۔یہ وہ افراد ہیں جوخاص طورپراس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اوریہ سب کے سب اس نکاح والی پیشگوئی کے بعد ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔پیشگوئی میں اگرکوئی امرقابل اعتراض ہوتا توپہلے ان لوگوں کواس پراعتراض ہوتا۔کیونکہ یہی لوگ اس کے متعلق سب سے بڑھ کرمقام غیرت ہوسکتے تھے مگر یہ سب لوگ ایک قطعی اورثابت شدہ سچائی پرایمان لائے۔

مرزا سلطان محمد صاحب اورمرزا اسحاق بیگ صاحب کا تحریری بیان:

ان دونوں کا یہ بیان الفضل میں شائع شدہ ہے۔اہل بصیرت کیلئے روشنی اورمعترضین کے منہ بند کرنے کیلئے کافی سامان ہوگا وہ لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احباب کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبل اس کے کہ میں اپنا اصل مدعا ظاہرکروں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ واللہ میں کسی لالچ یا دنیوی غرض یاکسی دباؤ کے ماتحت جماعت احمدیہ میں داخل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت ایک لمبے عرصہ کی تحقیق حق کے بعد اس بات پرایمان لایا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے ہردعویٰ میں صادق اورمامورمن اللہ ہیں۔اوراپنے قول وفعل میں ایسے صادق ثابت ہوئے ہیں کہ کسی حق شناس کواس میں کلام نہیں ہوسکتا۔آپ کی تمام پیشگوئیاں ٹھیک ٹھیک پوری ہوئیں۔یہ الگ سوال ہے کہ بعض لوگ تعصب یا نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض پیشگوئیوں کوپیش کرکے عوام کو دھوکا دیتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔مثلاً ان میں سے ایک پیشگوئی مرزا احمد بیگ صاحب وغیرہ کے متعلق ہے۔اس پیشگوئی کو ہرجگہ پیش کرکے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اس کا پورا ہونا ثابت کرو۔حالانکہ وہ بھی صفائی کے ساتھ پوری ہوگئی میں اس پیشگوئی کے متعلق ذکرکرنے سے پیشتر یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک انفرادی پیشگوئی تھی اورایسی انفرادی پیشگوئیاں خدا تعالیٰ اپنے نبی کے ذریعہ اس لئے کراتاہے کہ جن کے متعلق ہوں ان کی اصلاح ہوجائے۔چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتاہے وما نرسل بالایٰت الا تخویفًا کہ ہم انبیاء کونشانات اس لئے دیتے ہیں کہ لوگ ڈرجائیں۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصل فرمادیا کہ ایسی انفرادی پیشگوئیاں لوگوں کی اصلاح کی غرض سے کی جاتی ہیں جب وہ قوم اللہ تعالیٰ سے ڈرجائے اوراپنی صلاحیت کی طرف رجوع کرے تو اللہ تعالیٰ اپنا معلق عذاب بھی ٹال دیتاہے۔جیسا کہ حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ نیز حضرت موسیٰؑ کی قوم کے حالات ولمّا وقع علیھم الرجز سے ظاہرہے اس صورت میں انذاری پیشگوئی کا لفظی طورپرپورا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔یہی نقشہ یہاں نظرآتاہے کہ جب مرزا صاحب کی قوم اوررشتہ داروں نے گستاخی کی۔یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکارکیا،نبی کریم صلعم اور قرآن پاک کی ہتک کی اوراشتہاردیا کہ ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے تواس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے مامورکے ذریعہ پیشگوئی فرمائی۔

اس پیشگوئی کے مطابق میرے نانا جان مرزا

احمد بیگ صاحب ہلاک ہوگئے اور باقی خاندان ڈر کر اصلاح کی طرف متوجہ ہوگیا۔ جس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ اکثر نے احمدیت قبول کرلی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غفور الرحیم کے ماتحت قہر کو رحم میں بدل دیا۔

موصوف نے لکھا میں پھر زوردار الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ میں ان لوگوں سے جن کو احمدیت قبول کرنے میں یہ پیشگوئی حائل ہے عرض کرتا ہوں کہ وہ مسیح الزمانؑ پر ایمان لے آئیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، یہ وہی مسیح موعودؑ ہیں جن کی نسبت نبی کریم صلعم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور ان کا انکار نبی اکرم ﷺ کا انکار ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا درست فرمایا ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

خاکسار

مرزا محمد اسحٰق بیگ پٹی ضلع لاہور حال وارد چک ۱۳۵)

میرے خیال میں مصنف صاحب رسالہ الحیات کے مذکورہ بالا کے سوال کا جواب مکمل ہوگیا ہے۔

تاہم قارئین کے لئے یہ لکھنا ضروری ہے کہ معترضین اور مخالفین تو جب سے دنیا بنی ہے اعتراض اور مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں کسی نبی یا کسی ماموروم رسل کو بخشا گیا ہے قرآن مجید اس بات کا گواہ ہے چنانچہ یہی حال ہے موجودہ زمانے کے علماء کا جنہوں نے یہ ٹھان لیا ہے کہ ہر حال میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مخالفت کرنی ہے اور عوام الناس کو بھڑکانے اور جوش دلانے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے یہی وجہ ہے کہ ابتداء میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں انہی اعتراضات کو دور حاضر میں مخالفین و معاندین اپنی تڑپ اور نام چمکانے کیلئے نئے نئے انداز سے پیش کرکے عوام الناس کو بہکاتے ہیں ایسے اعتراضات کئے جاتے ہیں جن کی کوئی حقیقت اور حیثیت بھی نہیں ہوتی۔ اگر واقعی یہ لوگ سچے اور خدا والے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسل کے کامل اُمتی فرمانبردار اور فدائی مخلص ہوتے تو کب کے یہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتے۔

اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت کب کی ختم ہوگئی ہوتی نعوذ باللہ۔ ابتداء سے مولوی حضرات اور ان کے پیروکار کروڑوں میں ہیں حضرت مرزا صاحب اور ان کے ماننے والوں کیلئے رات دن ان کی تباہی اور ملیامیٹ ہونے کی لئے خدا کے دربار میں ماتھا اور ناک رگڑ رگڑ کر یہ دعائیں کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں لیکن وہ دعائیں الٹ اُن پر پڑتی رہی ہیں اور پڑتی رہیں گی۔ انشاء اللہ

موجودہ زمانہ میں اس وقت بین الاقوامی پرکن کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور کس بناء پر آج ایک کامل اور پاک مذہب اسلام کو غیر مذاہب کی جانب سے غلط نظریہ سے دیکھا جاتا ہے اور بے جا اعتراضات کئے جاتے ہیں بلکہ ہمارے پیارے آقا سرکار دوعالم خاتم النبیین انحضرت ﷺ کی شان اقدس میں بھی اہانت کی جاتی ہے اس کا کون ذمہ دار ہے۔

جس قدر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں تیزی لائی جاتی ہے اسی قدر جماعت احمدیہ ترقی کرتی جاتی ہے اور اس کے برعکس مسلمانوں کی مشکلات اور پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ ہے۔ آج یہ ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیوں میں لگے ہوئے ہیں قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے مسجدوں امام باڑوں اور دیگر عبادتگاہوں پر حملے جاری ہیں۔ کیا بانی اسلام آنحضرت ﷺ کی یہی تعلیم ہے۔ کیا آپ کا اُسوہ حسنہ یہی ہے۔

پروفیسر جواز صاحب آپ کو علم ہونا چاہئے کہ جماعت احمدیہ میں ایک مضبوط اور فعال نظام خلافت قائم ہے اور جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہے جو کہ ہمارا رہبر اور امام ہے جس کی پیروی میں کروڑوں احمدی ان کی ہر آواز پر ہر وقت لبیک کہنے کے لئے تیار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے اس وقت جماعت احمدیہ 198 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کررہی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مساجد بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کی علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے اُنہی سے فتنے نکلیں گے اور اُنہی کی طرف لوٹیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی تھی کہ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور مخلوق کی اصلاح و ہدایت کیلئے امام مہدی مسیح موعود کو مبعوث کرے گا جو اندرونی اختلافات کو دور کرے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا از سرنو اسلام کو زندہ کرے گا۔ آنحضرتؐ نے اس کے ظہور کے وقت کی کچھ علامات اور نشانیاں بھی بتائی ہیں جن میں مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگنے کا نشان سائنس کی ترقی جنگ و جدال ضلالت و گمراہی اونٹوں کا بیکار ہوجانا اور نئی ایجادات کا ظاہر ہونا نہروں کی کثرت، کتب کی اشاعت دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور وغیرہ نشانیاں ہیں۔

مخالفین احمدیت کو آنحضرت ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق اُس سچے امام مہدی و مسیح موعود کو جلد از جلد تلاش کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کو حق کی تلاش کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

ملکی رپورٹیں

قادیان: مورخہ ۶ مارچ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پیشگوئی پنڈت لیکھرام کے موضوع پر جلسہ منعقد کیا گیا جس میں علماء نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دھرہ دون: مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار احمدیہ مسلم مشن دہرہ دون میں ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ دُعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ (مبارک احمد ندیم، مربی سلسلہ دہرہ دون)

راجستھان: مورخہ ۱۳ مارچ بروز اتوار جماعت احمدیہ چورو راجستھان میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم کے بعد بچوں کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد مکرم سرکل انچارج صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور وفات مسیح کے موضوع پر تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خالد احمد ملکانہ معلم راجستھان)

موسیٰ بنی مائنز: مورخہ ۳/فروری کو جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی مزمل نیاز نے نماز اور خدام کی ذمہ داری کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

مورخہ ۹ فروری کو بعد جماز مغرب جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلو بیان کئے گئے دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۳ فروری کو موسی بنی کے گیارہ خدام اور مقامی معلم صاحب نے جمشید پور کے قبرستان کی صفائی کی جس میں جمشید پور کے خدام وانصار بھی شامل ہوئے۔ مورخہ ۲۰ فروری کو خدام نے موسی بنی کے مقامی قبرستان میں ایک وقار عمل کیا اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ (مذمل نیاز معلم وقف جدید)

کٹک: (اڑیسہ) مورخہ ۲ مارچ کو محترم امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں محترم ہارون رشید صاحب، محترم سید آفتاب صاحب اور محترم عبد الوکیل نیاز صاحب نے سیرۃ النبی کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد دُعا و اختتامی خطاب جلسہ برخاست ہوا۔

مورخہ ۲۳ مارچ کو احمدیہ مسجد کٹک میں محترم امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا جس میں مولوی عبد الرحیم خان صاحب اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ دُعا اور اختتامی خطاب کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

ڈنگوہ: (ہماچل) مورخہ ۵، ۶ مارچ کو بمقام ڈنگوہ دو روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد و محترم نائب ناظر دعوت الی اللہ مکرم صغیر احمد طاہر صاحب بھی شامل ہوئے اور تربیتی و تبلیغی امور سے نوازہ۔

مورخہ ۱۱/مارچ کو احمدیہ مسجد ٹھٹھل میں امب زون کا تربیتی جلسہ ہوا جس میں امب زون کی جملہ جماعتوں سے افراد جماعت شامل ہوئے۔

مورخہ ۱۵ مارچ کو جماعت احمدیہ بالتو میں خاکسار کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف تربیتی موضوعات پر علماء نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔ (نذیر احمد مشتاق، انچارج مبلغ ہماچل)

ہوگلہ (بنگال): مورخہ ۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ ہوگلہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (بشارت احمد حیدر۔ نائب ناظر اصلاح ارشاد)

سُردہ (جھارکھنڈ): مورخہ ۲۳ مارچ کو جماعت سردہ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد سلیم معلم سردہ)

اڑیسہ: مورخہ ۲۶ مارچ کو اڑیسہ کی مختلف جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی اجلاسات کا انعقاد کیا گیا جن میں جماعت احمدیہ کیرنگ۔ بھدرک۔ سورو۔ کرڈاپلی۔ پنکال۔ دھواں ساہی۔ وغیرہ میں تبلیغی و تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے اور ان میں مرکز سے محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم اور مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نے شرکت فرمائی۔ (ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

کرناٹک: مورخہ یکم اپریل تا ۷ اپریل ہفتہ قرآن مجید شایان شان طریق پر منایا گیا۔ ساتوں دن قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر علماء نے تقاریر کیں اور کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی احسن تعلیم پر عمل کرنے والا بنائے اور ہمارے دلوں کو قرآنی تعلیم سے منور کردے۔

(طیب احمد خان۔ مبلغ سلسلہ کرناٹک)

☆......☆......☆

معروف ہیئت دان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کا ذکر خیر

زکریا ورک، کینیڈا

ہندوستان کے نامور ماہر فلکیات ڈاکٹر صالح الہ دین 20 مارچ 2011ء کو امرتسر میں وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب سے میری تحریری شناسائی 1994ء سے تھی جب میں نے ان کے ہفت روزہ بدر، نومبر 2000ء میں شائع شدہ اردو مضمون قرآن کریم اور جدید سائنسی دریافتیں کا انگلش ترجمہ حیدر آباد بھجوایا تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب سے بالمشافہ ملاقات 1999ء میں ہوئی تھی جب وہ کنگسٹن میرے یہاں تشریف لائے تھے۔ ایک روز ان کا فون آیا کہ میں اس وقت ٹورنٹو میں ہوں تو میں نے بہت اصرار کیا کہ یہ میرا فرض ہے کہ میں آپ سے ملاقات کیلئے آؤں۔ مگر نہ مانے۔ موسم گرما کا وہ خوشگوار دن آپ نے میرے ساتھ گزارا، میں نے ان کو مقامی کوئینز یونیورسٹی کی سیر کروائی جہاں ایک رصد گاہ موجود ہے۔ ہم نے باہمی دلچسپی کے موضوع اسلام اور سائنس پر کافی حدتک تبادلہ خیال کیا۔ اگلے بارہ سال ہم خط و کتابت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو طبع زاد مضامین، کتابیں اور رسائل بھجواتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے جو اپنے تحریر کردہ مضامین مجھے بھجوائے وہ درج ذیل ہیں: اسلام اور سائنس، تقریر جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1995ء۔ کتابچہ صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام، ازروئے نشانات سورج گرہن و چاند گرہن، حیدر آباد 2003ء۔

(1)Scientific Heritage of India, (2)Scientific Outlook of the Holy Quran, (3)Current Science, May 1946 (article on Fazle Omar Research Institute), (4)My Life as an Astronomer, (5)Impact of astronomy on the development of scientific thought, (6)The Motion of the Moon and the Islamic Calendar, (7)Views of Scientists on the Existence of God.

آپ سے آخری یادگار اور دلگداز ملاقات فروری 2009ء میں قادیان میں نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں ہوئی۔ آپ مجھے یک لخت دیکھ کر خوشی سے بغلگیر ہو گئے اور فرمایا فوراً چائے کیلئے میرے یہاں پہنچ جائیں۔ محلّہ احمدیہ میں واقع وسیع مکان بیت الاحسان میں تین گھنٹے میں آپکی معیت میں رہا اور اپنے جسم وجاں کو آپ کی دماغی برقی لہروں brain-waves سے جلا دیتا رہا۔ برادرانہ شفقت سے آپ نے مجھے اپنے کچھ تازہ مضامین مرحمت فرمائے اور میں نے اپنی تصنیف سوانح *ابوریحان البیرونی* پیش کی۔ گفتگو کے دوران آپ نے مجھے پیش گوئی خسوف وکسوف پر کئے گئے اعتراضات اور ان کے دندان شکن جواب کا بھی ذکر کیا۔ چائے کیساتھ آپ نے برفی بڑے شوق سے تناول فرمائی۔

اگلے روز جامعہ احمدیہ قادیان میں ہیئت کے عالمی سال کی نسبت سے آپ نے تقریر کرنا تھی۔ مجھے کہا کہ میں بھی آپ کے خطاب کے بعد طلباء جامعہ سے اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ آپ کی تقریر کی خاص بات یہ تھی کہ آپ ہیئت میں ہونیوالے تمام جدید تحقیقی کام سے آگاہ تھے۔ تقاریر کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ چلا جو طالب علموں نے بہت ہی پسند کیا۔

جامعہ میں میٹنگ کے بعد میں نے ان سے ذکر کیا کہ معروف مستشرق ڈاکٹر منٹگمری واٹ نے اپنی ایک کتاب کے تعارف میں لکھا تھا کہ میرا اسلام سے تعارف ایک احمدی طالب علم کے ذریعہ ہوا تھا جو ہوسٹل میرے ساتھ رہتا تھا۔ وہ طالب علم آپ کے والد محترم علی محمد صالح دین تھے۔ یہ جان کر بہت خوش ہوئے اور مجھے کہا کہ میں اسکا دستاویزی ثبوت مہیا کروں۔ چنانچہ کینیڈا واپس آکر میں نے یہ ثبوت آپ کو ارسال کر دیا تھا۔ اس موضوع پر برادرام ڈاکٹر اسحٰق خلیل کا مضمون بھی بدر قادیان میں شائع ہوا تھا۔

آپ کا آخری انگلش میں لکھا خط جو میرے نام آیا وہ 8 جولائی 2010ء کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا: "حال ہی میں میں نے آپ کی کتاب مسلمانوں کے سائنسی کارنامے مطالعہ کی۔ میں ان کے عظیم کارنامے ریکارڈ کرنے پر تہنیت پیش کرتا ہوں۔ آپ نے مسلمان سائنسدانوں کے کارناموں کا ذکر سائنس کی تمام شاخوں میں کیا ہے۔ مجھے امید ہے اور میں دعا گو ہوں کہ آپ کی کتاب مسلمانوں کو انسپائر کریگی کہ وہ سائنس کا مطالعہ کریں اور اس میں سبقت لے جائیں"۔

بے نظیر شخصیت

کریم النفس اور منکسر المزاج تھے۔ سادگی اور شرافت نے آپ کے گرد ہالہ بنا رکھا تھا۔ علم کے شائق اور عالی حوصلہ تھے۔ خلیق، وضع دار، حد درجہ مہمان نواز، عبادت گزار اور وسیع المطالعہ انسان تھے۔ خدا نے زبردست حافظہ سے نوازا تھا جس کا صحیح استعمال کرتے ہوئے قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ کرنے کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ سکول کے امتحان کی تیاری کرنا تھی، صبح امتحان کا پرچہ تھا۔ والدہ نے کہا بیٹا امتحان کی تیاری کرلو لیکن آپ قرآن پاک حفظ کرنے میں منہمک رہے۔ قرآن مجید اپنے گھر کے تہ خانے میں پورے انہاک سے یاد کرتے تھے۔ والدہ نے بیٹے کے شوق کے پیش نظر ایک معلم کا انتظام کردیا۔ اکثر اوقات قرآن مجید زیرلب تلاوت فرماتے رہتے۔ ذہانت و فطانت کشادہ پیشانی سے ٹپکتی تھی۔ ناپ تول کر بات کرتے، استدلال کا طریقہ دل موہ لینے والا ہوتا تھا۔ مزاج میں شرافت، کردار میں نجابت تھی۔ خوش وضع، خوش پوشاک، خوش میزبان، انمول انسان تھے۔ عاجزی اور حد درجہ سادگی کا مثالی نمونہ تھے۔ ایک دفعہ دہلی کے ریلوے سٹیشن پر کھڑے تھے، اتفاق سے سرخ قمیص زیب تن تھی جو کہ ہندوستان میں قلیوں کا رنگ ہوتا ہے۔ ایک خاندان کے فرد نے غلطی سے سمجھا آپ بھی قلی ہیں۔ کہا ہمارا سامان اٹھاؤ اور باہر پہنچادو۔ بغیر کچھ کہے سامان اٹھایا اور سٹیشن سے باہر لے گئے۔ جب اس شخص نے اجرت دینا چاہی تو آپ نے کہا سامان باہر پہنچانے کا کہا تھا پہنچا دیا، میں کوئی اجرت نہیں لوں گا۔ وہ شخص سخت شرمندہ ہوا۔

گزشتہ چار سال سے آپ انجمن احمدیہ قادیان کے صدر تھے۔ سالہا سال تک صوبائی امیر اور سیکرٹری بھی رہے۔ صدر جماعت بھی رہے اور ممبر صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔ متقی، تہجد گزار اور پرہیز گار تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات حسرت آیات، خاندانی حالات، انمول جماعتی خدمات اور سائنسی کارناموں کا تذکرہ بڑی تفصیل سے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

(الفضل انٹرنیشنل 15-21 April, 2011)۔

اللہ تعالیٰ نے تقریر کا ملکہ بھی ودیعت کیا تھا۔ ہندوستان، برطانیہ، امریکہ کے بین الاقوامی سالانہ جلسوں پر تقاریر کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ سائنسدان ہونے کے ناطے اسلام اور سائنس پر زبردست گرفت رکھتے تھے۔ تبلیغ کرنے کا جنون تھا۔ کچھ سال قبل جب اقوام متحدہ کی طرف سے انٹرنیشنل ایئر آف اسٹرانومی منایا گیا تو بطور خاص بنگلور کا سفر کیا۔ باوجود پیرانہ سالی کے بنگلور میں سائنسدانوں کے اجلاس میں قرآن اور سائنس کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر کی۔ نامور سائنسدانوں سے رابطے قائم کئے۔ دہلی میں سائنسدانوں کے میٹنگ میں بھی شرکت کی، ان کو جماعت سے متعارف کیا، لٹریچر دیا اور ان کی قیام گاہوں پر ملاقات کی۔ تمام تقاریر پر معارف ہوتی تھیں جن میں قرآن مجید کی آیات کریمہ سے احسن رنگ میں استدلال فرماتے تھے۔ دو سال قبل 2009ء میں ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں کے موضوع پر خطاب کیا تھا۔ میرے سامنے اس وقت آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اسلام اور سائنس کے موضوع پر تقریر ہے جو آپ نے قادیان کے جلسہ سالانہ پر 1995ء میں کی تھی۔ بطور نمونہ تقریر کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے: "سائنس کے تعلق سے اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہم سائنس سیکھیں اور دوسرے یہ کہ اس علم کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب حاصل کرنیکا ذریعہ بنائیں۔ اسلام نے ایک سائنسدان کے نصب العین کو بہت بلند رکھا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کائنات کے اشیاء کے خواص کے معلوم کرنے تک ہی محدود نہ رکھے بلکہ وہ خالق کائنات کی طرف بھی رجوع کرے اور اسکے ساتھ تعلق پیدا کرنا اسکا مقصد اعلیٰ ہو۔ الغرض اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم اولوالالباب بنیں یعنی ایسے دانشور جن کا علم صرف دنیا کی چیزوں تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ محبت الٰہی، عبادت، دعا، شفقت علی اللہ اور خشیت اللہ میں ترقی پانے کا ذریعہ بنتا ہے"۔

عالمی اعزازات

آپ کا شمار دور حاضر کے ایک سو بڑے ہیئت دانوں میں ہوتا تھا۔ ہندوستان کے صدر عبدالکلام کے ایجوکیشن ایڈوائزر رہے۔ متعدد عالمی اداروں کے رکن تھے جیسے انٹرنیشنل اسٹرانومیکل یونین، اسٹرانومیکل سوسائٹی آف انڈیا، پلازما سائنس سوسائٹی آف انڈیا، انڈین ایسوسی ایشن آف فزکس ٹیچرز۔ 1980ء میں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی آف کے تھیوریٹیکل فزکس ڈیپارٹمنٹ میں تحقیق اور دیگر سائنسدانوں سے میل ملاقات کی غرض سے تین ماہ گزارے اور ایک خاص مضمون لکھا جو 1982ء میں شائع ہوا تھا۔ نوبیل انعام یافتہ پروفیسر عبدالسلام کی دعوت پر 1985ء میں آپ نے انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس میں تین ماہ تحقیق میں گزارے تھے۔ پرنسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر آسٹریکر Prof. Ostriker شکاگو میں آپ کے ہم جماعت رہے تھے ان کی دعوت پر آپ پرنسٹن آبزرویٹری میں ان سے اور ان کے رفقاء سے ملنے گئے تھے۔ آپ مختلف یونیورسٹیوں کے ریسرچ سکالر اور ریسرچ فیلو بھی تھے۔ امیریکن بیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے 2000ء میں آپ کو Man of the Year ایوارڈ دیا تھا۔ ہندوستان کا ایوارڈ میگنا ساہا (Meghnad Saha) ایوارڈ فار تھیوریٹیکل سائنس 1981ء میں ملا تھا۔ انٹرنیشنل بیوگرافیکل سینٹر کیمبرج نے Outstanding People Medal 2003 دیا تھا۔ فرینڈ شپ فورم انڈیا نے بھارت ایکسی لینس ایوارڈ، 2006ء میں دیا تھا۔ امیریکن بیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے 2008ء میں 500 Great Leaders diploma سے نوازا تھا۔

کسوف و خسوف پیشگوئی پر تحقیق

تصنیف و تالیف میں خاص ملکہ تھا۔ آپ کی کتابیں حسن عبارت اور خوبی فصاحت کا عمدہ نمونہ ہیں۔ زندگی کے آخری سانس تک تدریسی و تصنیفی مشغلہ جاری رکھا۔ ان کی ذات فضل وکمال کا مجموعہ تھی۔ دیگر موضوعات کے علاوہ چاند گرہن وسورج گرہن کے پیش گوئی پر تحقیق اور کہکشاؤں کی ڈائی نےمکس آپ کی سائنسی تحقیق کی ہر دلعزیز موضوع تھے۔ کسوف وخسوف کے موضوع پر آپ کی تحقیق تین دہائیوں پر ممتد ہے۔ اس موضوع پر آپ کے اردو اور انگلش مضامین بدر قادیان، روزنامہ الفضل، ریویو آف ریلیجنز لندن و جماعتی رسائل کی زینت بنے۔ 1994ء میں اس نشان کے پورے ہونے پر صد سالہ پروگرام کے تحت آپ نے ہندوستان، برطانیہ اور امریکہ میں

(باقی صفحہ ۱۵ پر دیکھیں)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 4100: میں محمد رفیق ولد بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.04.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین دو قسم کی ، زمین زرعی دس کنال قیمت موجودہ 70,000 ہزار روپے، ناقابل کاشت پانچ کنال قیمت 15,000 ہزار روپے، ایک عدد پکا مکان قیمت 50,000 ہزار روپے، ایک عدد کچا مکان قیمت 30000 ہزار روپے۔ اس زمین سے سالانہ آمد 6000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی　　العبد: محمد رفیق　　گواہ: منیر احمد ساجد

مسل نمبر 4811: میں سلطان احمد عادل ولد محمد سلیمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.05.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ننگل باغبانہ میں مشترکہ دس کنال زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4230 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جاوید اقبال چیمہ　　العبد: سلطان احمد عادل　　گواہ: محمد سلیمان درویش

مسل نمبر 5406: میں منصورہ زوجہ مکرم شمش الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کینور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.03.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زیورات سونا 200 گرام قیمت 17500 غیر منقولہ جائیداد: 13.5 سینٹ زمین مع رہایشی گھر قیمت اندازاً 20,00000 لاکھ روپے ہے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 50AED ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: S.V. شمش الدین　　الامتہ: منصورہ　　گواہ: علی کنجو

مسل نمبر 6305: میں میر احمد افضل ولد سید حسین ذوقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ آرکیٹیکٹ عمر...... سال پیدائشی احمدی ساکن 2752,rose street schiller parks stete allinois 60176 USA, بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.02.2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ بینک اکاؤنٹ 2500 امریکی ڈالر، غیر منقولہ جائیداد آندھرا پردیش میں 140 ایکڑ آم کے باغ ہیں موجودہ قیمت چالیس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 1250 امریکی ڈالر ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد احمد　　العبد: میر احمد افضل　　گواہ: عمران رشید احمد

مسل نمبر 4007: میں منزل احمد ولد اقبال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ نوکری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن الخبیر ڈاکخانہ P.O. BOX.402 ضلع بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.12.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ ایک مکان قیمت ۴۰۰۰۰۰ روپے واقع حیدرآباد آندھرا پردیش ہے کرایہ مکان ۱۵۰۰ سو روپے ماہانہ ملتا ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1800 ریال ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الروف　　العبد: منزل احمد　　گواہ: ایم اے ملک

مسل نمبر 4009: میں عبدلطیف اودیار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ نوکری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن ماجیشور ڈاکخانہ ضلع ماجیشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.11.2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ جس کی مالیت ۲۰ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از 3000 ریال ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد باجوہ　　العبد: عبدلطیف اودیار　　گواہ: سید مصباح الرحمان

مسل نمبر 5149: میں ڈاکٹر ابصار احمد ولد انوار احمد محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 40 سال ساکن راٹھ ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیر پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.04.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انور احمد　　العبد: ابصار احمد　　گواہ: ابرار احمد

مسل نمبر 6454: میں بشریٰ علی زوجہ افراہیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن c7/75 ڈاکخانہ ہوض خاص ضلع نئی دہلی ۱۶ صوبہ دہلی ۱۶ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.12.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ایک تولہ طلائی زیور قیمت ۲۰۰۰۰ ہزار روپے ہے۔ حق مہر ۱۱۰۰۰ ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 6000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمشاد ظفر　　الامتہ: بشریٰ علی　　گواہ: عفران علی

مسل نمبر: 6483 میں عزیز اللہ خان احمد ولد دہنی اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.02.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد خان　　العبد: عزیز اللہ خان　　گواہ: محمد انور

مسل نمبر: 6484 میں مبارک احمد ولد غفار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ آرمی عمر 37 سال تاریخ بیعت 1975 .1.07 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ چار بھائیوں میں مشترکہ 540 دی۔ ایم ہے، ایک کمرہ پکا مع کچن اندازاً ایک لاکھ روپے قیمت ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 15000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد زکریا　　العبد: مبارک احمد　　گواہ: منصور احمد خان

مسل نمبر: 6485 میں نصرت بیگم زوجہ عزیز اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ نوکری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.02.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیور طلائی: بالیاں دو جوڑی وزن ساڑے سات گرام، زیور نقرئی تین تولہ پازیب حق مہر 25000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عزیز اللہ خان　　الامتہ: نصرت بیگم　　گواہ: محمد انور

مسل نمبر: 6486 میں غلام مرتضی خان ولد غلام مصطفی خان صاحب قوم مہاجن پیشہ ملازمت عمر52 سال تاریخ بیعت 2.04.1960 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ زمین نوا پاڑا 540d.m موجودہ قیمت اندازاً 60000 ہزار روپے ہے۔ والدہ کی زمین کا کسار کی ذمہ داری میں ہے موجودہ قیمت 76,000 ہزار روپے ہے۔ گھر کی زمین غیر تقسیم شدہ جس پر گھر بنا ہوا ہے۔ موجودہ قیمت 17,00000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 24000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصورخان العبد: غلام مرتضی خان گواہ: شیخ محمد زکریا

مسل نمبر:6487 میں نصرت بیگم زوجہ مکرم غلام مرتضی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امورخانہ داری عمر50 سال تاریخ بیعت 16.2.1962 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.04.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورطلائی بالا ہاتھ کا دوعدد، گلے کا ہار ایک تولہ، کان کے پھول چارعدد کل وزن تین تولا، زیورنقرئی پازیب دس تولا حق مہر 5,525 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: غلام مرتضی الامتہ: نصرت بیگم گواہ: شیخ محمد زکریا

مسل نمبر:6488 میں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر30 سال تاریخ بیعت 19.10.1979 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.04.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: کنگن ہاتھ کا دوعدد، ہار گلے کا ایک عدد، کان پھول چارعدد، انگوٹھی، کل 3.5 تولا نقرئی: پازیب چارعدد انگوٹھی دوعدد ہاتھ کی انگوٹھی ایک عدد کل ۲۰ عدد حق مہر 24000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ محمد زکریا الامتہ: طاہرہ بیگم گواہ: منصورخان

مسل نمبر:6489 میں قریشی وسیم احمد صابر ولد مکرم قریشی غلام احمد صابر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر26 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت 4200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصراحمد زاہد العبد: قریشی وسیم احمد صابر گواہ: بشیراحمد

مسل نمبر:6490 میں ایم ایچ۔ عبدالمالک ولد مکرم محمد حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر57 سال پیدائشی احمدی ساکن مدراس ڈاکخانہ مدراس ضلع مدراس صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2011 1.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے ناصر العبد: ایم ایچ۔ عبدالمالک گواہ: ابوالحسن عابد

مسل نمبر:6491 میں عائشہ بی زوجہ مکرم۔ ایم عبدالسلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر38 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن پچھا کیم ڈاکخانہ گڑلور ضلع گڑلور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2009 2.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: کان کی دو چوڑیاں ۶ گرام موجودہ قیمت 9000 ہزار روپے ہے۔ حق مہر 5000 ہزار روپے، 15000 ہزار روپے جمع ہیں۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلیم الامتہ: عائشہ بی گواہ: محمد شاہجہان

مسل نمبر:6472 میں کے عبدالسلام ولد مکرم کونہامد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر52 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرلہ حال مقیم سعودی عرب ڈاکخانہ کوزی کوڈ ضلع کوزی کوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.07.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز تجارت۔ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: العبد: کے۔ عبدالسلام گواہ:

مسل نمبر:6473 میں سید بشارت احمد ولد مکرم سید ابوالفیض ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن سرلو نیا گاؤں ڈاکخانہ سرلو ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز 9500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ناصراحمد زاہد العبد: سید بشارت احمد طاہر گواہ: سید ذیشان احمد

مسل نمبر:6474 میں سیدہ عزیزہ بیگم زوجہ مکرم سید ابوالفیض ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر53 سال پیدائشی احمدی ساکن سرلو ڈاکخانہ سرلو ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.03.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: زید ذیشان احمد العبد: سیدہ عزیزہ بیگم گواہ: ناصراحمد زاہد

مسل نمبر:6475 میں سید ذیشان احمد ولد مکرم سید ابوالفیض ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر25 سال پیدائشی احمدی ساکن سرلو نیا گاؤں ڈاکخانہ سرلو ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خلیل احمد العبد: سید ذیشان احمد گواہ: ناصراحمد زاہد

مسل نمبر:6476 میں عبدالاسماعیل خان ولد مکرم عبدالرحیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر49 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نوا پٹنا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ۹۹ ڈسمل زرعی زمین، ۱۲ ڈسمل زرعی زمین ہے۔ میرا گذارہ آمداز ماہانہ 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد انورحیات العبد: عبدالاسماعیل خان گواہ: ایجاب الحق خان

مسل نمبر 6477 میں عبدالحنان خان ولد مکرم کریم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر37 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نوا پٹنا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج ورخہ 23.09.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ کا حصہ ملانہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ماہانہ ملازمت 16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ

تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :عبدالاسمائیل خان العبد::عبدالحنان خان گواہ :جمال شرعت احمد

مسل نمبر:6478مَیں صدیقاًبی بی زوجہ مکرم شیخ محمد نعمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر50سال پیدائشی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.02.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیدادمنقولہ: حق مہر 5000روپے۔ چین ایک عدد طلائی دو تولہ چوڑی ایک عدد بارہ گرام، ناک پھول ایک جوڑی بالی ایک انگوٹھی دس گرام کل وزن 42 گرام اندازاً قیمت 80,000ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمدازخورونوش2000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :شیخ محمد زکریا الامتہ:صدیقاًبی بی گواہ :شیخ نعمان

مسل نمبر:6479مَیں منظور احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر47سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.02.2011وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمدازملازمت 0 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :حلیم احمد العبد: منظوراحمد گواہ :منصوراحمد

مسل نمبر:6480مَیں محمد رضوان اللہ ولد مکرم رحمت اللہ محمد علیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مکینک عمر38سال پیدائشی احمدی ساکن شموگا سٹی ڈاکخانہ بھارت کالونی ضلع ۔صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.12.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد گیر منقولہ : تین عدد پلاٹ موجودہ قیمت 1500000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمدازملازمت 2800ریال ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد شاہ رخ سہیل العبد:محمد رضوان اللہ شریف گواہ :منوراحمد ناصر

مسل نمبر:6481مَیں فرحین ناز زوجہ مکرم محمد رضوان اللہ شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر28سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ سٹی ڈاکخانہ بھارت کالونی صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.12.2008وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیدادمنقولہ: زیورات وزن 65تولہ موجودہ قیمت 55,250ریال ہے۔ میرا گذارہ آمدازجیب خرچ 100ریال سعودی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد شاہ رخ سہیل الامتہ: فرحین ناز گواہ :منوراحمد

مسل نمبر:6482مَیں اے زینب بیوی زوجہ مکرم مولوی ایم عبدالسلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر57سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.05.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاوند کی جائیداد فروخت کرنے پر خاکسار کا حصہ 15,0000 ہے۔ میرا گذارہ آمداز پینشن 2000روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد الامتہ: اے زینب بیوی گواہ:اے شہید احمد

بقیہ: ازصفحہ ۱۲ ازکر یہ ورک کینیڈا

تقاریر کیں اور آپ کے خاص مضامین شائع ہوئے۔ بعض ایک تقاریر کتابچوں کی صورت میں ہندوستان سے شائع ہوئی تھیں جیسے جماعت احمدیہ حیدرآباد نے2003ء میں ایک کتابچہ شائع کیا تھا۔ میرے سامنے اس وقت ریویو آف ریلیجنز کا مئی 1999ء کا شمارہ ہے جس میں آپ نے 21 صفحات پر مشتمل وقیع مضمون میں امریکہ سے شائع ہونیوالے پیش گوئی پر اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ منجھے ہوئے ہیئت دان کے ناطے آپ اس موضوع پر اتھارٹی تھے۔

معروف ہیئت دان

علم ہیئت میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کا انگلش مضمون میری زندگی بطور ہیئت دان، 1997ء میں بلیٹن آف اسٹرانومیکل سوسائٹی میں شائع ہوُا تھا۔ اس نہایت دلچسپ مضمون کے جستہ جستہ حصوں کا ترجمہ یہاں پیش کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ عنقریب مضمون کا مکمل ترجمہ بھی کیا جائیگا۔ آپ فرماتے ہیں:"میں نے پی ایچ ڈی پروگرام کیلئے یرکس آبزرویٹری میں داخلہ کیلئے اپلائی کیا تھا۔ پروفیسر کیپر جو اس وقت ڈائریکٹر تھا اس نے مجھے لکھا کہ میری بیک گراؤنڈ کے پیش نظر مجھے داخلہ نہیں دیا جا سکتا لیکن اگر میں اپنے خرچ پر یونیورسٹی آف شکاگو میں فزکس میں ایک سال کیلئے مزید کورسز کروں اور اگر میری پروگریس قابل اطمینان ہوئی تو میں یرکس Yerkes میں اسٹنٹ شپ کا حقدار بن جاؤں گا۔ چونکہ میں امریکہ میں تعلیم کیلئے کہیں سے بھی فنانشل سپورٹ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا تھا اسلئے میں نے امریکہ جانیکا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ لیکن جب یو ایس انڈیا ایجوکیشنل ایکس چینج پروگرام کے تحت فنڈ زمل گئے تو میں امریکہ میں ایک سال کی تعلیم کیلئے چلا گیا۔

یہاں کی نصابی کتابیں قریب قریب وہی تھیں جو میں نے انڈیا میں پڑھی تھیں۔ لیکن انڈیا میں ہر باب کے آخر پر دیئے گئے سوالات حل کرنیکا میں عادی نہیں تھا۔ امریکہ میں پتہ چلا کہ ہماری پروگریس کا دارومداران مشکلات کے حل کرنے پر ہوتا تھا۔ خدا کے فضل سے میں امتحان میں پاس ہوگیا اور مجھے یرکس Yerkes آبزرویٹری میں پی ۔ایچ ۔ڈی پروگرام میں داخلہ مل گیا۔

وقتاً فوقتاً مجھے فلکیات کے موضوع پر مقبول عام لیکچر دینے کا موقعہ ملتا رہا۔ میں نے اسٹرانومی کے مختلف موضوعات پر مضامین لکھے جیسے: سائنسی فکر پر اسٹرانومی کا اثر، عرب اور پرشین اسٹرانومرز کا انڈیا کیساتھ باہمی تعلقات ، چاند کی حرکت اور اسلامی کیلنڈر۔ بعض دفعہ ایسے بھی ہوُا کہ مجھے مذہبی مجلس میں کائنات کے سٹرکچر کے بارہ میں اظہار خیال کا موقعہ ملا۔ مذہب اسلام فطرت کے مطالعہ کی تلقین کرتا ہے جیسا کہ قرآن پاک کی سورۃ نمبر 3 آیات 191-192 سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ میں اکثر اپنی تقاریر میں عظیم ہیئت دان ہنری پوائن کیئر کے ان الفاظ کو دہراتا ہوں جو مجھے بہت مرغوب ہیں: ستارے ہمیں نظر آنیوالی روشنی ہی نہیں بھیجتے جو ہماری آنکھوں کو منور کرتی بلکہ ان سے ایک ایسی روشنی بھی آتی جو ہمارے دماغوں کو منور کرتی ہے"۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جو نیک کام انہوں نے شروع کئے اللہ ان کو مثمر بہ مثمرات کرے، اور ان کی روح کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے۔ آمین

☆☆☆

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ نور ہسپتال میں ایک کلرک کی ضرورت ہے جو کمپیوٹر پر کام کرنے کی مہارت رکھتا ہو۔ جس کی تعلیمی لیاقت کم از کم Diploma/Degree in computer science & application ہو۔ ایسے افراد جو مرکز سلسلہ میں رہ کر کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔ وہ اپنی درخواست مقامی صدر کی سفارش کے ساتھ امور عامہ قادیان میں جلد از جلد بھجوائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال)

اعلان نکاح

مورخہ 27.5.11 کو عزیزہ ریحانہ سلطانہ بنت عبدالقادر صاحب شمس کا نکاح خاکسار نے مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں عزیزم عبدالقیوم ناصر ابن عبداللطیف صاحب عثمان آباد کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کیلئے باعث برعت بنائے۔ آمین اعانت بدر پانچ صد روپے۔ (نصیر احمد خادم واقف زندگی)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091)1872-220757
Tel. : (0091)1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday 30 June 2011 Issue No. 26

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

اس زمانے میں قرآن اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ ہی ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمانہ کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، یہ کافی نہیں ہے ہم نے آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق اس امام کو مان لیا ہے تو اب پہلے سے بڑھ کر اھدنا الصراط المستقیم کی دعا پر توجہ کی ضرورت ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 جون 2011 بمقام گروپ گریو، جرمنی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق دی۔ ایک احمدی غور کرے تو اس احسان پر تمام زندگی خدا کا شکر ادا کرتا رہے تو بھی نہیں کرسکتا۔ اس وقت دنیا میں تقریباً دو ارب کے قریب مسلمان ہیں سب کے سامنے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں ہیں کہ چودھویں صدی میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اس کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہوگا۔ جب اس مسیح کا ظہور ہوا تو اس کی نشانیاں بھی ظاہر ہوئیں اور سب سے بڑھ کر چاند سورج گرہن کی نشانی ہے اسی طرح قرآن کریم کی آیت وآخرین منھم مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی طرف مزید توجہ دلا رہی ہے اور اس کی وضاحت آنحضرت ﷺ نے یہ کہہ کر فرمادی کہ مسیح کو غیر عرب لوگوں میں تلاش کرو۔ پھر مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ہدایت پر چلنے اور ہدایت قبول کرنے کی دعائیں سکھائیں۔ لیکن ان سب کے باوجود کہ مسلمان اھدنا الصرط المستقیم کی دعا کئی بار نماز میں پڑھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادات سامنے ہیں لیکن مسلمانوں کی اکثریت اس زمانے کے امام کو ماننے سے انکاری ہے۔ نہ صرف انکاری بلکہ تکفیر پر زور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو صحیح راستہ کی رہنمائی فرما رہا ہے اور ہر سال جماعت میں ہزاروں کی تعداد میں ان میں سے لوگ شامل ہو رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے نام نہاد اور مفاد پرست ملاؤں کے پیچھے چل کر بعض جگہ مسلمان کہلانے والوں نے دشمنی کی انتہا کردی ہے اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں کو ہدایت دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو نام نہاد علماء ہیں بظاہر ان کے لئے اصلاح کا راستہ بند نظر آتا ہے لیکن وہ لوگ جو آنحضرتؐ کی محبت کی وجہ سے ان کے پیچھے لگے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی راہ دکھائے اور وہ امام الزمان کے خلاف جو سختی کر رہے ہیں اس سے باز آئیں اور اپنی عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔ اھدنا الصرط المستقیم کی دُعا کاش مسلمانوں کے دل کی آواز بن کر نکلے اور مسلم اُمت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنے۔ حضور انور نے اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ کا مندرجہ ذیل حوالہ پیش فرمایا:

"قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدن کیلئے تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیر حکم ہو کر چلیں یہی تاکید روحانی تمدن کیلئے بھی ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس سوچنا چاہئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں، سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزماں کے ساتھ ہو جاؤ۔ یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی رسول محدث مجدد سب داخل ہیں مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوتے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔" (ضرورت الامام صفحہ ۲۳۔ ۲۴)

حضور انور نے فرمایا کہ پس اس زمانے میں قرآن اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق مسیح موعودؑ ہی ہیں جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام لیکر مبعوث ہوئے۔ اس لئے وہ انعام جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق تا قیامت جاری رہنا ہے اب حضرت مسیح موعودؑ سے جڑ کر ہی جاری رہے گا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے جو نعمت جاری ہوئی تھی اس سے آپؐ کے صحابہ نے خوب فیض پایا۔ صحابہ ہر وقت فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح اپنے ایمانوں میں تازگی پیدا کریں۔ اھدنا الصراط المستقیم کا ورد اُن کی زبانوں پہ رہتا تھا۔ ایک ایسا رشتہ انہوں نے آنحضرتؐ سے جوڑا تھا جس کی مثال نہیں ملتی پھر خدا تعالیٰ نے بھی انہیں رضی اللہ عنھم کا خطاب عطا فرمایا۔ پس اس نعمت پر قائم رہنے کیلئے ہم نے آنحضرتؐ کے حکم کو مانتے ہوئے اس زمانہ کے امام مہدی کو مانا ہے اب اس سے ایک تعلق جوڑنا ہوگا۔ جو ہمیں فضلوں کا وارث بنا دے گا اور جیسا کہ ہم نے بیعت کے وقت خود عہد کیا ہے کہ اس رشتہ کو سب رشتوں پر فوقیت دیں گے ہمیں صرف بیعت کرکے ہی یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہماری اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا قبول ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمانہ کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمادی۔ یہ کافی نہیں ہے ہم نے آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق اس امام کو مان لیا ہے تو اب پہلے سے بڑھ کر اھدنا الصراط المستقیم کی دعا پر توجہ کی ضرورت ہے کہ جو عہد ہم نے طاعت در معروف کا باندھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ہمیں قائم رکھے۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کا جب تک فضل نہ ہو وہ اپنی کوشش سے کامل اطاعت نہیں دکھا سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے کامل فضل کو جذب کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے خود اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھادی ہے۔ اور ہر نماز میں یہ پڑھنے کا حکم دیا۔ پس اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے راہ ہدایت پر چلنے کی دعا کرتے چلے جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس اگر ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ عہد بیعت کو حقیقت میں نبھانا ہے تو اھدنا الصراط المستقیم کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ایک تڑپ کے ساتھ یہ دعا مانگنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس امام کے ساتھ جڑنا ہی کافی نہیں بلکہ اس نظام کے ساتھ جڑنا بھی ضروری ہے جس کا بیان حضرت مسیح موعودؑ نے "الوصیت" میں فرمایا ہے اور وہ خلافت کا نظام ہے۔ ایک شخص حضرت مسیح موعودؑ کو مان لیتا ہے مگر آئندہ آنے والی دوسری قدرت کا انکاری ہے تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خادمانہ تعلق توڑنے والا بن گیا اور ان برکات سے بھی محروم ہوگیا جو آپؑ کے ساتھ جڑنے میں ہیں۔ غیر مبائعین کی بڑی واضح مثال ہمارے سامنے ہے پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد دوسری قدرت کے ساتھ بھی تعلق اخوت بڑھاتے ہیں۔ ہر احمدی کو اپنا محاسبہ نفس کرنا چاہئے۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ایک مسلسل دُعا ہے۔ ہر وقت ہدایت کی تلاش میں استقامت کرنا مومن کی شان ہے۔ ہدایت صرف مامور کو مان لینا ہی نہیں ہے نظام سے وابستہ ہونا ہی نہیں ہے بلکہ ہدایت کی اصل تو یہ ہے کہ اس تعلیم کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا جائے جو اسلام پیش کر رہا ہے۔ ہدایت کی دُعا تو زندگی کے ہر شعبے کیلئے ہے۔ کئی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی بیوی پر ظلم کرتے ہیں مگر معاشرے میں بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن اپنے گھر میں صراط مستقیم پر قائم نہیں ہوتے اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس سلسلہ میں آنحضرتؐ نے خود اپنی مثال بیان فرمائی ہے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی مومن وہ ہے جو امام الزمان کو مان کر اپنی نیکیوں کے معیار کو ہر وقت بڑھانے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اپنے دل میں پیدا کرے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدُوا فینا لنھدِ ینھم سُبُلَناَ۔ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں دُعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی اُن لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کرچکے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اُٹھایا جاوے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۹۔)

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب کے تعلق بڑھانے والے ہوں۔ اپنی نسلوں میں احمدیت کے انعام کو جاری رکھنے کیلئے اپنی کوششوں میں کبھی سست نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان